(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصار اللہ

جون 2012ء احسان 1391 ہش

ایڈیٹر احمد طاہر مرزا

”آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں“

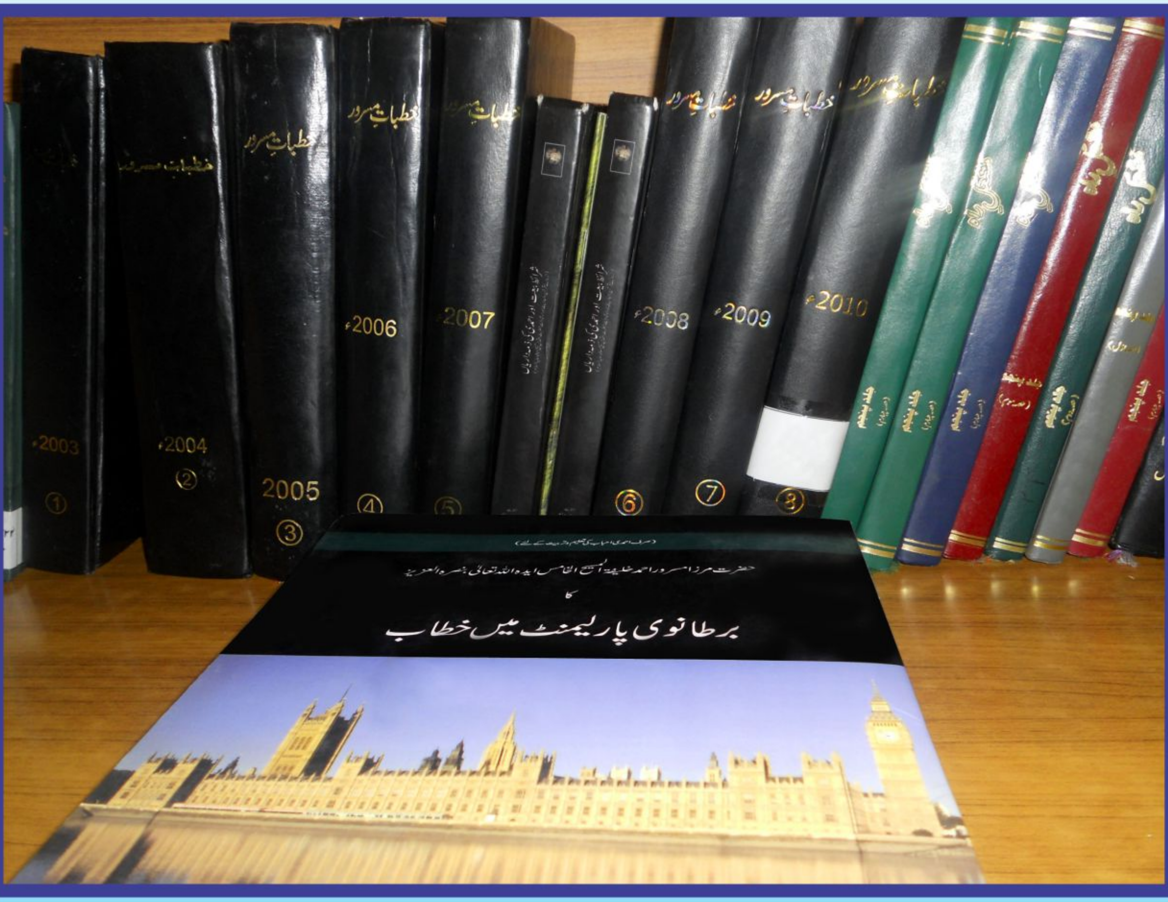

اس شمارے میں

- درود شریف اور عبادات سے زندگی سجائیے
- جو کچھ ہوگا دعا سے ہوگا
- پنج وقتہ نمازوں کو سنوار کر پڑھنے کی ضرورت
- فقہ حنفی اور جماعت احمدیہ
- لاہور کے چند جانثاروں کا تذکرہ
- ذکر الٰہی کے فوائد
- انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے
- معیاری اصولِ تحقیق

براہین احمدیہ کے زمانہ کا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ایک اشتہار

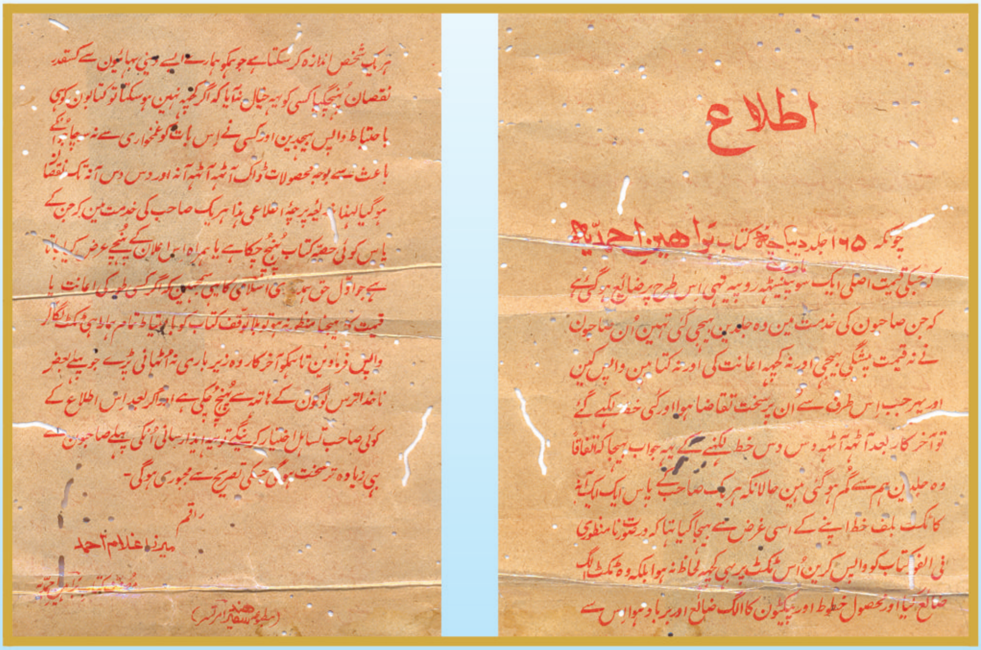

اطلاع

چونکہ ۱۶۵ جلد دیباچہ کتاب براھین احمدیہ کہ جس کی قیمت اصلی ایک سو پینسٹھ روپیہ تھی اسی طرح پر ضائع ہوگئی ہے کہ جن صاحبوں کی خدمت میں وہ جلدیں بھیجی گئی تھیں ان صاحبوں نے نہ قیمت پیشگی بھیجی اور نہ کچھ اعانت کی اور نہ کتابیں واپس کیں اور پھر جب اس طرف سے ان پر سخت تقاضا ہوا اور کئی خط لکھے گئے تو آخر کار بعد آٹھ آٹھ دس دس خط لکھنے کے یہہ جواب بھیجا کہ اتفاقاً وہ جلدیں ہم سے گم ہوگئی ہیں حالانکہ ہر ایک صاحب کے پاس ایک ایک آنہ کا ٹکٹ بلف خط اپنے کے اسی غرض سے بھیجا گیا تھا کہ درصورت نامنظوری فی الفور کتاب کو واپس کریں۔ اُس ٹکٹ پر بھی کچھ لحاظ نہ ہوا بلکہ وہ ٹکٹ الگ ضائع گیا اور محصول خطوط اور پیکٹوں کا الگ ضائع اور برباد ہوا۔ اس سے ہر ایک شخص اندازہ کر سکتا ہے جو ہم کو ہمارے ایسے دینی بھائیوں سے کس قدر نقصان پہنچ گیا۔ کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ اگر کچھ نہیں ہوسکتا تو کتابوں کو ہی باحتیاط واپس بھیج دیں اور کسی نے اس بات کو غمخواری سے نہ سوچا جوان کے باعث سے بوجہ محصولات ڈاک آٹھ آٹھ آنہ اور دس دس آنہ تک نقصان ہوگیا۔ لہٰذا بذریعہ پرچۂ اطلاعی ہذا ہر ایک صاحب کی خدمت میں کہ جن کے پاس کوئی حصہ کتاب پہنچ چکا ہے یا ہمراہ اس اعلان کے پہنچے عرض کیا جاتا ہے جو اوّل حق ہمدردی (دینی) کا یہی سمجھیں کہ اگر کسی طور کی اعانت یا قیمت کو بھیجنا منظور نہ ہو تو بلا توقف کتاب کو باحتیاط تمام ہمارا ہی ٹکٹ لگا کر واپس فرماویں۔ تاہم کو آخر کار وہ زیر باری نہ اٹھانی پڑے جو پہلے بعض ناخدا ترس لوگوں کے ہاتھ سے پہنچ چکی ہے اور اگر بعد اس اطلاع کے کوئی صاحب تساہل اختیار کریں گے تو یہہ ایذارسانی ان کی پہلے صاحبوں سے بھی زیادہ تر سخت ہوگی جس کی تصریح سے مجبوری ہوگی۔

راقم

میرزا غلام احمد

مصنف کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ سفیر ہند امرتسر)

ماہنامہ **انصار اللہ**

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

احسان 1391 ھش جون 2012ء/جلد 53/شمارہ 6 ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

اداریہ	2	لاہور کے چند جانثاروں کا تذکرہ	19
القرآن الکریم	4	ذکر الٰہی کے فوائد	22
درس حدیث	5	مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ (منظوم)	23
کلام الامام	6	انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے	24
عربی منظوم کلام	7	معیاری اصول تحقیق	29
قیام الصلوٰۃ	8	رپورٹ سالانہ مقالہ نویسی	34
فقہ حنفی اور جماعت احمدیہ	10	اخبار مجالس	36
تعارف کتاب ''ادب المسیح''	16	رپورٹ حسن کارکردگی	40

''ظلموں کو ختم کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ اس ملک کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس کا فضل مانگیں۔......تقویٰ، صبر، توکّل، ثباتِ قدم، دعا اور استغفار سے کام لیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ فتح کے نظارے جلد تر دیکھیں گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 اپریل 2012ء)

نائبین ○ ریاض محمود باجوہ ○ مبشر احمد خالد ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982۔ فیکس 047-621463 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ای میل: magazine@ansarullahpk.org:ansarullahpakistan@gmail.com

قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ: کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دار الصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

ہر لفظ ہے آبِ حیات

’’ہماری دینی تالیفات جو جواہراتِ تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہِ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمِ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلاتوقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔‘‘ ❶

یہ پُر معارف کلمات اس مبارک وجود کے ہیں جو منشائے الٰہی کے مطابق دنیا میں روحانی بادشاہت قائم کرنے کیلئے تشریف لائے۔ آخری دور میں یہ انعام اللہ تعالیٰ نے امام مہدی اور اس کے جانشینوں کیلئے مخصوص کر رکھا ہے جس کے ظہور و قیام کے نظارے ہم نے احمدیت کی گزشتہ صدی میں بھی ملاحظہ کئے اور موجودہ صدی میں بھی ہر روز دیکھ رہے ہیں۔ احادیث میں یہ خوشخبریاں موجود ہیں کہ مہدی موعود خزانے تقسیم کرے گا تاہم لوگ اسے قبول کرنے سے گریز کریں گے۔ ہماری خوش بختی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے ہزاروں سال سے مدفون خزائن امیدواروں کیلئے تقسیم کر دیئے ہیں۔ اور سعید روحیں ان سے فیض پا رہی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے یہ خزانے اب ساری دنیا کیلئے ایک Click پر رکھ دیئے ہیں۔ جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے یہ معارف خواص وعوام کیلئے ہر وقت www.alislam.org پر دستیاب ہیں وہاں آپ کے جانشینوں کے حقائق و معارف یعنی آپ کے خطبات و خطابات اور لیکچرز بھی دستیاب ہیں۔ جنہیں پڑھ کر خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ انصاراللہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی نسلوں کو بھی ان خطبات سے وابستہ کر دیں کیونکہ یہ خطبات حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب کی تشریحات ہیں۔ انہی معارف کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لئے تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو قرآن اور دین اور محمد رسول اللہ ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام سے ان خطبات کے وسیلے سے انشاء اللہ ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے گا تو پھر دنیا والے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔‘‘ ❷

نیز فرمایا:

’’آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں۔‘‘ ❸

موجودہ دور میں معاندین نے دین حق کے خلاف مختلف ممالک میں جو مہمات چلا رکھی ہیں ان کے دفاع کیلئے حضور انور کے خطبات و خطابات سے استفادہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ انہی معارف سے تو ہماری تحریرات و تقاریر میں برکت و طاقت

پیدا ہوتی ہے۔صفات باری تعالیٰ کا عرفان ہو یا معارف حدیث ہوں ،حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کے مضامین ہوں یا انسانیت کی خدمت کے ابواب ہوں، دینی تعلیم کے چیلنجز ہوں یا تربیت اولاد کا سوال، دینی علوم سیکھنے کیلئے رہنمائی کی ضرورت ہو یا موجودہ دور کی لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا چیلنج ہو، لین دین کے معاملات ہوں یا جدید ایجادات کے بداثرات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی سوچیں ہوں، خاندانی ناچاقیوں کے بڑھتے رجحانات ہوں یا رشتہ وناطہ کی الجھنیں، ان تمام مسائل کا حل ہمیں پیارے آقا کے خطبات، خطابات اور پیغامات میں ملتا ہے۔

ہمارے لئے یہ خوشخبری ہے کہ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے ابتداء سے 2010ء کے جملہ خطبات جمعہ شائع ہو چکے ہیں۔اسی طرح سلسلہ احمدیہ کی ذیلی تنظیموں نے احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کیلئے مشعل راہ، سبیل الرشاد اور الازھار لذوات الخمار نیز مختلف مواقع پر ذیلی تنظیموں سے میٹنگز اور اجلاسات سے حضور انور کے خطابات شائع کر کے ہمارے لئے قیمتی متاع تیار کردی ہے جو احمدیہ ویب سائٹ کی لائبریری سے بھی ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ہمیں یہ کوشش کرنی ہے کہ انہیں اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور یہ روحانی ہتھیار ہر گھر کی زینت بنیں۔جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں آپ کی کتب ہیں جو اصلاح کیلئے ایک بہت وسیع لٹریچر ہے اور یہ پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔اس کو پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ قرآن کریم کی تشریح ہے وضاحتیں ہیں۔......صحبت صادقین کے تعلق میں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو ہمیں مہیا ہیں یہ بہت بڑی نعمت ہے، اس کو بھی جماعت کو بہت پڑھنا چاہئے۔'' 4

نیز فرمایا:

''جو انگریزی میں پڑھنے والے ہیں وہ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو خریدیں اور پڑھیں اور ان سے دلیلیں لیں اور اپنے مخالفین کو دلائل سے قائل کریں اور اُردو پڑھنے والے جتنے ہیں ان کو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکمل کتب کا سیٹ رکھنا چاہئے۔'' 5

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کی کتب کا مطالعہ اس لئے بھی ناگزیر ہے کہ آجکل مخالفین پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے سہارے جماعت پر اعتراضات کررہے ہیں جیسا کہ ہمارے پیارے نے فرمایا:

''آج کل دشمن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کیلئے الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ وغیرہ کے جو بھی مختلف ذرائع ہیں، اُن کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔'' 6

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لامتناہی خزائن کو قبول کرنے اور انہیں دلوں میں بسانے، اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کو سنانے پڑھنے پڑھانے اور سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

جام تیرے ہاتھ سے جس نے پیا زندہ ہُوا
زندگی بھی وہ جسے کہتے ہیں عمرِ جاوداں

1-(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 27) 2-3(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء بمقام سرینام از الفضل ربوہ 23 ستمبر 1991ء ص 6)
4-(خطبہ جمعہ 22 مئی 2009 از خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 239) 5-(خطبہ جمعہ 3 جولائی 2009 از خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 310)
6-(خطبہ جمعہ 27 مئی 2011ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 17 تا 23 جون 2011ء)

القرآن الکریم

کمزوری نہ دکھاؤ، نہ غم کرو اور تم ہی بالا ہو گے

وَ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ 1

اور تم کمزوری نہ دکھاؤ، نہ غم کرو اور تم ہی بالا ہو گے اگر تم مومن ہو۔ پس اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6/ اپریل 2012ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے ہاں شاید دیر تو ہو اندھیر نہیں ہے اور یقیناً یہ لوگ اپنے عبرتناک انجام کو پہنچیں گے۔ جماعت کو نقصان پہنچانے کی ان کی جو حسرت و خواہش ہے، اُس میں یہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ احمدیت کا دو صد ممالک میں پھیل جانا انہی جانی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ پس احمدیوں کو ہر قربانی کے نتیجے میں اس بات پر اور زیادہ پختہ ہونا چاہئے کہ یہ ہماری ترقی کے دن قریب کر رہی ہے۔ جتنی بڑی قربانی ہے اتنی زیادہ جلد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو یاد رکھیں کہ...... وَ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ 2 اور تم کمزوری نہ دکھاؤ، نہ غم کرو۔ اور تم ہی بالا ہو گے اگر تم مومن ہو۔ پس اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔

ہر شہادت ہر قربانی ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بننی چاہئے اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل انشاء اللہ تعالیٰ کس طرح نازل ہوتے ہیں۔...... صبر اور دعا ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اس کا صحیح استعمال ہر احمدی کرے تو پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس تیزی سے نازل ہوتے ہیں۔ ابھی بھی اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں اور ہماری دعاؤں سے کہیں زیادہ بڑھ کر پھل ہمیں عطا فرما رہا ہے۔...... انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کے منصوبے ہوا ہو جائیں گے۔ دشمن کی حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی کہ وہ جماعت کو ختم کر سکے۔ ہاں ان لوگوں کے کونے آہستہ آہستہ کٹتے رہیں گے اور کٹ رہے ہیں اور ان میں سے ہی سعید فطرت جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ پس ہر قربانی ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے اور دلانی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کیلئے ہم سے ایک اور چھلانگ لگوائی ہے۔...... ہمارا ردِ عمل نہ مایوسی ہے، نہ شدت پسندی۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین ہے...... پس کون ہے جو ہمارے سے ہماری اس تقدیر کو چھین سکے جس کا خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہماری بے صبری، ہمارے ایمان کی کمزوری ہم سے اُن کامیابیوں کو دور نہ کر دیں جو مقدر ہیں۔''

1-(آل عمران آیت نمبر 140) 2-(خطبہ جمعہ 6 اپریل 2012ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27/ اپریل تا 3/ مئی 2012ء)

درس الحدیث

درود شریف اور عبادات سے زندگی سجائیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان سے کہنے پہ بہت ہلکے ہیں لیکن ان کا وزن ان کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور یہ وہی ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اور یہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم ایک ایسی دعا ہے جس کے بارہ میں حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم ۔❷

کہ ایسے کلمات جو زبان سے کہنے پہ بہت ہلکے ہیں لیکن ان کا وزن ان کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور یہ وہی ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو ایک الہامی دعا ہے وہ بھی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔❸ جس میں درود بھی آجاتا ہے...... اور اس کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ مَیں نے جوبلی کی دعاؤں میں جو شامل کروائی تھیں اس میں ایک دُرود یہ بھی تھا۔ اس کو بند نہیں ہونا چاہئے، ہمیشہ جاری رہنا چاہئے کیونکہ درود شریف اور یہ جو دعا ہے، اللہ تعالیٰ کی جو تحمید اور تسبیح ہے یہ دل کی پاکیزگی ...... اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہے۔ اور اس زمانے میں جو لہو و لعب کا زمانہ ہے ہمیں بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو جاری رکھنے والے بن سکیں۔ اور وہ اسی وقت ہوگا جب ہمارے دل بھی اس نور سے منور ہوں گے۔ اور اسی سے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہم جذب کرنے والے ہوں گے۔ پس دُرود اور عبادات سے ہمیں اپنی زندگیوں کو سجانا چاہئے۔“ ❹

1،2-(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط حدیث نمبر 7563)

3-(تذکرہ مجموعہ الہامات وکشوف ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 25) -4

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 63-64)

کلام الامام

جو کچھ ہوگا دعا سے ہوگا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یہ نادان کہتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں اور کچھ کام نہیں کرتے۔ مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ مسیح موعود کے متعلق کہیں یہ نہیں لکھا کہ وہ تلوار پکڑے گا اور نہ یہ لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا بلکہ یہی لکھا ہے کہ مسیح کے دل سے کافر مریں گے یعنی وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے تمام کام کرے گا۔ اگر میں جانتا کہ میرے باہر نکلنے سے اور شہروں میں پھرنے سے کچھ فائدہ ہوسکتا ہے تو میں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہ بیٹھتا مگر میں جانتا ہوں کہ پھرنے میں سوائے پاؤں گھسانے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔ غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں۔ اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ (دین) کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک ملّا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ ان کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔‘‘

(اخبار بدر قادیان 21 جون 1906ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ 36)

عربی منظوم کلام

میرے خدا کی مدد آ رہی ہے

ترىٰ نصر ربّی کیف یأتی و یظھرُ
میرے خدا کی مدد کو تو دیکھتا ہے کیونکر آ رہی اور ظاہر ہو رہی ہے

و یسعٰی الینا کل من ھو یُبصرُ
اور ہر ایک جو آنکھیں رکھتا ہے ہماری طرف دوڑتا چلا آتا ہے

اَ تَعْلَمُ مُفْتَرِیًا کمثلی مؤیّدًا
کیا تُو کسی ایسے مفتری کو جانتا ہے، جو میری طرح مؤیّد بتائیدالٰہی ہو

و یقطع ربی کلما لا یثمرُ
اور میرے خدا کی یہ عادت ہے، کہ ہر ایک شاخ کو جو پھل نہیں لاتی وہ کاٹ دیتا ہے

تقولون کذّاب و قد لاح صدقنا
تم کہتے ہو کہ یہ شخص جھوٹا ہے حالانکہ میرا صدق ظاہر ہو چکا

بآیٍ تجلّت لیس فیھا تکدّرُ
اُن نشانوں کے ساتھ صدق ظاہر ہوا کہ جن میں کوئی کدورت نہیں

و ھل یستوی ضوءًا نھارٌ و لیلةٌ
اور کیا دن اور رات روشنی میں برابر ہو سکتے ہیں

فکیف کذوبٌ و الصدوق المُطھّرُ
پس کیونکر ایک جھوٹا اور وہ سچا جو پاک کیا گیا ہے برابر ہو جائیں گے

ففکّر و لا تعجل علینا تعصّبًا
پس سوچ اور جلدی سے ہم پر حملہ مت کر

و ان کنت لا تخشٰی فکذّب و زوّرْ
اور اگر تُو نہیں ڈرتا پس دروغ آرائی سے تکذیب کر

و کفّر و ما التکفیر منک ببدعةٍ
اور مجھے کافر کہہ اور کافر کہنا تیری طرف سے کوئی بدعت نہیں

کمثلک قال السا بقون فدمّروا
تیری طرح پہلے منکر بھی کافر کہتے رہے ہیں اور آخر ہلاک کیے گئے

و ھٰذا ھو الوقت الذی لک نافع
اور یہی وقت ہے جو تجھے نفع دے سکتا ہے

فتب قبل وقتٍ فیہ تُدعٰی و تحضرُ
پس اس وقت سے پہلے توبہ کر جس میں تو بلایا جائے اور حاضر کیا جائے

و قد کبّدت شمس الھدٰی و امورنا
اور آفتاب ہدایت سمت الرأس پر آ گیا اور ہمارے کام

انارت کیاقوت و انت تُعفّرُ
یاقوت کی طرح چمک اٹھے اور تو ان کو خاک آلودہ کرنا چاہتا ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ 315-316)

قیام الصلوٰۃ

پنج وقتہ نمازوں کو سنوار کر پڑھنے کی ضرورت ہے

- اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے
- اللہ تعالیٰ کا قرب عبادت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا
- جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دنیا میں آجکل کسی نہ کسی رنگ میں تقریباً ہر جگہ ہی فساد برپا ہے اور یہ انسان کا اپنی پیدائش کے اصل مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کو بھولنے کا نتیجہ ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا قرب عبادت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا**۔ اور عبادت کیا ہے؟ صرف پانچ فرض پورا کرنے کے لئے پانچ وقت نمازیں ادا کرنا یا پڑھ لینا ہی کافی نہیں ہے۔ ان نمازوں کو بھی سنوار کر پڑھنے کی ضرورت ہے اور پھر صرف نمازوں کے ظاہری سنوار سے ہی عبادت کا حق ادا نہیں ہو جاتا بلکہ اپنے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو سامنے رکھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی ہر معاملے میں پیروی کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ان صفات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت بھی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ جب یہ حالت ہوگی تو ایک انسان عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والا بن سکتا ہے، ایک مومن بن سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''......خدا تعالیٰ کے سوا ہرگز ہرگز کسی کی پرستش نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علّت غائی یہی عبادت ہے''۔ (یہی اُس کی پیدائش کا بنیادی مقصد ہے۔) ''جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ** 1 عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے، جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے''۔ (فصل لگانے سے پہلے) ''عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنالیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے''

(فرمایا کہ اگر یہ درستی اور صفائی شیشے کی کی جاوے)'' تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہوجاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا''۔ 2

آجکل کے فساد سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے خالص ہوکر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے

پس یہ ہے عبادت کہ اپنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی خاطر کرلو۔ اس طرح زمین ہموار کرو جس طرح ایک زمیندار فصل لگانے سے پہلے کرتا ہے۔ اس طرح اپنے دل کو چمکاؤ جس طرح ایک صاف شفاف شیشہ چمک رہا ہوتا ہے جس میں اپنا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب ایسی صورت ہوگی تو جس طرح زمیندار کی اچھی طرح تیار کی گئی زمین میں پھل لگتے ہیں اور اچھے پھل لگتے ہیں، اُسی طرح دل میں بھی، انسان کی روح میں بھی اچھے پھل لگیں گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک ماسوائے اللہ کے کنکر اور سنگریزے زمینِ دل سے دور نہ کرلو اور اُسے آئینے کی طرح مصفّٰی اور سرمہ کی طرح باریک نہ بنالو، صبر نہ کرو''۔ 3

پس یہ چیز ہے کہ مسلسل کوشش کرتے چلے جاؤ اور اُس وقت تک ایک مومن کو نہیں بیٹھنا چاہئے، صبر نہیں کرنا چاہئے جب تک اپنی یہ حالت نہ کرلے۔ **پس آجکل کے فساد سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے خالص ہوکر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان براہِ راست کسی فساد میں یا شرّ میں ملوث نہیں بھی ہوتا لیکن پھر بھی ماحول کے زیرِ اثر وہ فساد اور شر اُس پر بھی اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں۔** وہ اُن کا حصہ بن رہا ہوتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اُس میں ملوث ہوجاتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے نہ صرف حقوق کی ادائیگی نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ انسان لاشعوری طور پر ظلم میں بھی حصہ دار بن جاتا ہے۔ اس کی موٹی مثال تو آجکل احمدیوں کے ساتھ جو بعض ملکوں میں ہو رہا ہے اُس کی ہے۔ بعض لوگ جو احمدیت کے بارے میں کچھ جانتے بھی نہیں وہ بھی مخالفینِ احمدیت کی وجہ سے اور خاص طور پر **پاکستان میں ملکی قانون کی وجہ سے بے شمار جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جہاں نازیبا الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں وہاں دستخط کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کی عبادتیں لاشعوری طور پر خدا تعالیٰ کے بجائے ان دنیاداروں کے قرب حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ بظاہر وہ نمازیں ادا کر رہے ہیں لیکن دل میں نہ سہی لیکن لاشعوری طور پر وہ اُن نیکیوں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔''** 4

1- (الذّاریات: 57) 2- (ملفوظات جلد اول، طبع 2003، شائع کردہ نظارت اشاعت، ربوہ۔ صفحہ 346-347)

3- (ملفوظات جلد اول، طبع 2003، شائع کردہ نظارت اشاعت، ربوہ۔ صفحہ 348)

4- (خطبہ جمعہ 13 جنوری 2012ء از الفضل انٹرنیشنل لندن 03 تا 09 فروری 2012ء)

فقہ حنفی اور جماعت احمدیہ

- آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کو حَکَماً عَدْلاً قرار دیا ہے
- کیا حَکَم کو یہ لازم ہے کہ کسی خاص فرقہ کا مرید بن جاوے؟
- کیا حضرت بانی سلسلہ نے حضرت امام اعظمؒ کی اقتداء کی تلقین کی ہے؟
- ’’ان (امام ابوحنیفہؒ) کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی‘‘
- امام اعظم کا مسلک قابل قدر ہے۔انہوں نے قرآن کو مقدّم رکھا

(مکرم انتصار احمد نذر صاحب)

گزشتہ 123 سالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ مخالفین حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کو بنیاد بنا کر بعض اعتراضات اٹھاتے ہیں ہفت روزہ اعتصام اہل حدیث لاہور کے 28 اکتوبر تا 3 نومبر 2011ء کے شمارہ میں جناب عطاء محمد جنجوعہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بعض اعتراضات کئے ہیں جن میں ایک اعتراض یہ ہے کہ آپ نے اپنے مریدوں کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی اقتداء کی تلقین کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

’’چونکہ ہندوستان میں احناف کی اکثریت آباد تھی، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کی وفاداری حاصل کرنے کے لیے ایک ترکیب آزمائی......اس کا اقتباس پیش کرتا ہوں:

’’ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اُس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔‘‘

(ریویو حکم ربانی بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی)

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ اس پہلو پر غور وفکر کریں۔مرزا ایک طرف دعویٰ کرتا ہے کہ اُس پر وحی آتی ہے دوسری طرف اپنے مریدوں کو امام ابوحنیفہؒ کی اقتدا کی تلقین کرتا ہے...... مرزا غلام احمد قادیانی نے حلت وحرمت کے معاملے میں امام ابوحنیفہؒ کو ثالث تسلیم کیا ہے۔‘‘

(اعتصام اہل حدیث لاہور 28 اکتوبر تا 3 نومبر 2011ء صفحہ 25)

جنجوعہ صاحب کا یہ اعتراض کہ احناف کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کی گئی اور نزاعی امور میں اتھارٹی دی گئی اور ثالث تسلیم کیا گیا ہے، حقائق کے خلاف ہے۔تمام مکتبہ ہائے فکر کے نزدیک مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ نے **حَکَماً عَدْلاً** قرار دیا۔چنانچہ حدیث میں ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنے والے عدل سے کام لینے والے ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑائی کو ختم کریں گے۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث 3448)

اسی طرح سنن ابن ماجہ کی روایت میں **حَکَمًا مُقْسِطًا** اور **اِمَامًا عَدْلًا** کے الفاظ آئے ہیں۔یعنی منصف مزاج حاکم اور عادل امام۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل چاروں مسالک حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے نام سے موجود تھے اور

فقہی اختلافات میں جزئی اختلافات پر مباحثے ہوتے تھے اس صورتحال میں حضرت اقدسؑ نے حدیث کی پیشگوئی کے مطابق ”حَکَم“ کا کردار ادا فرمایا۔ اور اسی صورتحال کا ذکر اپنی تحریر میں بھی فرمایا ہے:

”امت کے کئی فرقے بن گئے ہیں اور ملت میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ بعض حنبلی اور شافعی اور مالکی اور حنفی اور بعض اہل تشیع بن گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں (دین حق) کی تعلیم ایک ہی تھی لیکن بعد میں کئی گروہ بن گئے اور ہر گروہ اپنے پاس موجود تعلیم پر خوش ہوگیا۔ ہر فرقہ نے اپنے مذہب کا ایک قلعہ بنا رکھا ہے اور اس سے نکلنا نہیں چاہتے اگرچہ اس سے بہتر صورت ان کو مل جائے اور اپنے بھائیوں کی جہالت اور تاریکی کے قلعہ کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ اہل قلعہ کو خلاصی دوں اور دور کو نزدیک کروں ......اور اختلاف رفع ہوجائے اور قرآن کریم پیشانیوں کا مالک اور دین کا قبلہ بن جائے۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 559-560)

ان اختلافات کا فیصلہ کرنے لیے ضروری تھا کہ حَکَمْ غیر جانبدار رہوا گر حَکَمْ پہلے سے کسی خاص فرقہ کی طرف منسوب یا اپنے آپ کو مُطیع اور مُقلّد کہتا ہو تو پھر اس کا فیصلہ کون تسلیم کرتا۔ لہٰذا پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حکم وعدل ہی اس اعتراض کے جواب کیلئے کافی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”ہم بطور **حکم** کے آئے ہیں کیا حَکَم کو یہ لازم ہے کہ کسی خاص فرقہ کا مرید بن جاوے؟ 72 فرقوں میں سے کس کی حدیثوں کو مانے حَکَم تو بعض احادیث کو مردود اور متروک قرار دے گا اور بعض کو صحیح۔“ (الحکم 10 فروری 1905ء صفحہ 5)

ایک اور جگہ فرمایا: ”آنے والے مسیح کا نام حکم رکھا گیا ہے یہ نام خود اشارہ کرتا ہے کہ اس وقت غلطیاں ہوں گی اور مختلف الرائے ......لوگ موجود ہوں گے۔ پھر اسی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اگر اسے ہر قسم کی باتیں مان لینی تھیں تو اس کا نام حکم ہی کیوں رکھا گیا؟“ (الحکم 17 نومبر 1902ء صفحہ 2)

مقلّدین اور غیر مقلّدین کے اختلاف کا فیصلہ

حنفی تقلید کے اس قدر تابع ہوگئے تھے کہ قرآن وسنت کی واضح تعلیمات پر اپنے حنفی بزرگوں کو اہمیت دیتے تھے اور کہتے تھے اب نئے اجتہاد کی ضرورت نہیں ہمارا کام بس تقلید کرنا ہے۔ دوسری طرف اہلحدیث قرآن وسنت کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے اور یہ کہ ہم واضح نصوص کے خلاف کسی اجتہاد کو تسلیم نہیں کریں گے اور اس موقف میں اس حد تک آگے چلے گئے تھے کہ بزرگ ائمہ سلف کے اجتہادات کو خِفّت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور **حکم** ہو کر آیا ہوں۔ ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا کہ مقلّد غیر مقلّدوں کی غلطیاں نکالتے اور ان کی غلطیاں ظاہر کرتے اور اس طرح پر دوسرے فرقے آپس میں درندوں کی طرح لڑتے جھگڑتے تھے ایک دوسرے کو کافر کہتے اور نجس بتاتے تھے اگر کوئی تسلی کی راہ موجود تھی تو پھر اس قدر اختلاف اور تفرقہ ایک ہی قوم میں کیوں تھا۔ غلطیاں واقع ہو چکی تھیں اور لوگ حقیقت کی راہ سے دور جا پڑے تھے۔ ایسے اختلاف کے وقت ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ خود فیصلہ کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ایک حَکَم ان میں بھیج دیا اب بتاؤ کہ میں نے کیا زیادتی کی ہے یا کیا قرآن شریف سے کم کر دیا ہے۔“ (الحکم 30 ستمبر 1904ء صفحہ 1)

یہ وہم کہ حضرت مرزا صاحب نے صرف امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کی ہے اور انہیں ثالث تسلیم کیا ہے درست نہیں حضرت مسیح موعود نے ائمہ اربعہ کی بہت تعریف فرمائی ہے البتہ امام ابوحنیفہؒ کو ائمہ ثلاثہ باقیہ پر فضیلت دی ہے لیکن چاروں امام آپ کے نزدیک بابرکت وجود ہیں کیونکہ ہر ایک نے اپنے وقت میں دین کی تائید ونصرت کا کام سرانجام دیا

آپ فرماتے ہیں:

’’ائمہ (ائمہ اربعہ ناقل) کے حق میں سخت کلامی کرنا بہت ہی نامناسب امر ہے۔ جس زمانہ میں یہ بزرگ گزرے ہیں اگروہ دین کی خدمت نہ کرتے تو ہزارہا خرابیاں پیداہوجاتیں۔ یہ لوگ (دین حق) میں بطور چاردیواری کے تھے۔‘‘ (اخبار بدر قادیان 2/ اگست 1906ء صفحہ 3)

وسطی راہ دکھائی

حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو وسطی راہ دکھائی نہ اہلحدیث کی طرح تقلید کو بالکل چھوڑ دینے اور ائمہ سلف کے اجتہادات کو اہمیت نہ دینے کے طریق کو پسند فرمایا اور نہ حنفیوں کے تقلید شخصی کے طریق کو پسند فرمایا اور نئے اجتہاد کا راستہ بند کردینے کو بھی قبول نہیں فرمایا۔24 ستمبر 1901ء کے الحکم میں حضرت اقدس کا ایک خط شائع ہوا۔جس میں آپ فرماتے ہیں:

’’موحدین (اہلحدیث ناقل) نے تو حد سے زیادہ بے قیدی اور آزادی کا راستہ کھول دیا ہے بغل میں مشکوٰۃ یا بخاری یا مسلم چاہئے اور عربی خوانی کی استعداد پھر ایسے اشخاص کو حسب رائے موحدین کی امام کی ضرورت نہیں اور فرقہ مقلّدین (حنفی) اس قدر تقلید میں غرق ہیں کہ وہ تقلید اب بت پرستی کے رنگ میں ہوگئی ہے......قراءت فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر پر یوں چڑتے ہیں جس طرح ہمارے ملک کے ہندو بانگ نماز پر۔خوب جانتے ہیں کہ لا صلوٰۃ الّا بفاتحۃ الکتاب حدیث صحیح ہے۔اور قرآن کریم فاتحہ سے ہی شروع ہوا ہے مگر پھر اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے ۔پس اس تنازعہ میں فیصلہ یہ ہے کہ اہل بصیرت و معرفت اور تقویٰ اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید ضروری ہے کہ جب تک بداہت معلوم نہ ہو کہ اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور احادیث نبویہ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہر ایک نظر دقائق دین تک پہنچ نہیں سکتی۔لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ مطہر کا دامن پکڑنا ضروری ہے۔

جس قدر ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم یا ان کے شاگردوں نے دین میں کوشش کی ہے۔حتی المقدور ان کی کوششوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان بزرگوں کے اجتہادات کو نیک ظن کے ساتھ دیکھنا چاہیے،ان کا شکر کرنا چاہیے اور تعظیم اور نیکی کے ساتھ ان کو یاد کرنا چاہیے۔اور ان کی عزت اور قبولیت کو رد نہیں کرنا چاہیے۔‘‘(الحکم قادیان 24 ستمبر 1901ء صفحہ 12)

متفرق آراء کی پیروی اب ممنوع ہے

یہاں بات واضح ہوگئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکم وعدل کے اعلیٰ مقام کو پیش فرمایا ہے کہ اب میرے فیصلے کے بعد متفرق آراء کی پیروی کرنا منع ہے ہر فیصلے میں اب میری اتباع کی جائے۔ چنانچہ فرمایا:

’’ حَکَم کو اس لیے مبعوث کیا ہے تا اپنے جھگڑوں کا اس سے فیصلہ کروائیں اور اس کے فیصلہ کو شرح صدر سے مانیں حَکَم مومنوں کیلئے بطور رحمت ہے اور حرم کے مشابہ ہے اور آراء متفرقہ ہوا میں پرندوں کی طرح ہیں جیسے حرم میں خدا کی مقدس زمین کی عزت کی خاطر شکار حرام ہے اسی طرح حَکَم کی موجودگی میں اپنی متفرق آراء کی پیروی ممنوع ہے۔ادب کا تقاضا یہی ہے کہ ہر بات اس کے سامنے پیش کی جائے اور اس کے سوا کسی اور کی بات قبول نہ کی جائے۔‘‘

(الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ روحانی خزائن جلد18 ص 338-339 ح)

فقہ حنفی پر عمل کرنے کی مشروط ہدایت

فقہ حنفی کو دراصل قرآن و حدیث میں مسائل نہ ملنے کی صورت میں بطور متبادل لینے کی تلقین کی گئی ہے تاہم اگر واضح نص مل جائے تو اس کی اہمیت ’’انسان کی بنائی ہوئی فقہ‘‘ پر بالا ہے۔ معترض نے جس حوالے پر اپنے اعتراض کی بناء رکھی ہے اس میں حضور نے واضح طور پر حدیث کی اہمیت بیان

کرتے ہوئے اسے ’’انسان کی بنائی ہوئی فقہ‘‘ پر ترجیح دی ہے۔اور فقہاء کی فقہ انسان کی بنائی ہوئی ہے نہ کہ الہامی۔

اب اس پہلو کو لے لیتے ہیں کہ فقہ حنفی پر عمل کرنے کی کیا حقیقت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔مگر ہم کثرت کو قرآن مجید واحادیث کے مقابلے میں ہیچ سمجھتے ہیں ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔ایسی حالت میں احمدی علما کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے دیکھو مفقود الخبر کیلئے نوے برس یا کم وبیش میعاد رکھی ہے۔یہ ہی نہیں کہہ دیا کہ وہ نکاح نہ کرے۔یہ واہیات ہے۔حکیم الامت نے عرض کیا حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جس ملک میں جس مذہب کی کتابیں بسہولت میسر آئیں اس پر عمل ہونا چاہیے۔فرمایا:

’’بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابیں ہی ہیں اعمال کی اصل روح تو معرفت الٰہی واخلاص ہے یہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہیں۔‘‘(بدر 7فروری 1907ء صفحہ 4)

فقہ حنفی کی غلطیوں کی اصلاح کی چند مثالیں

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فقہ حنفی میں رائج ہوجانے والی بعض غلطیوں کی اصلاح بھی فرمائی اور فرمایا کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کو بعض احادیث نہیں پہنچیں تھیں اس لیے انہوں نے یہ موقف اختیار کیا۔جیسے فاتحہ خلف امام کا مسئلہ ہے۔اس مسئلہ کو حضرتِ حکم عدل نے یوں حل فرمایا:

ا۔فاتحہ خلف الامام پڑھنا ضروری ہے

’’ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لاصلوٰۃ الّا بفاتحۃ الکتٰب آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اس کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔‘‘ (الحکم 24فروری 1901ء صفحہ 9)

ایک شخص نے سوال کیا کہ جو شخص نماز میں الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

’’یہ سوال نہیں کرنا چاہیے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں بلکہ یہ سوال کرنا اور دریافت کرنا چاہیے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے یا نہیں۔سو ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہیے نماز کا ہونا نہ ہونا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے اور ہزاروں اولیاء اللہ حنفی طریق کے پابند تھے اور وہ خلف الامام الحمد نہ پڑھتے تھے جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء کس طرح ہوگئے اور چونکہ ہمیں امام ابوحنیفہؒ سے ایک طرح سے مناسبت ہے اور ہمیں ان کا ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ نماز نہیں ہوتی۔اس زمانہ میں تمام حدیثیں مدوّن نہیں ہوئی تھیں اور یہ بھید چونکہ اب کھلا ہے اس واسطے وہ معذور تھے اور اب یہ مسئلہ حل ہوگیا اب اگر نہیں پڑھے گا تو بے شک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔ہم بار بار اس سوال کے جواب میں کہیں گے کہ الحمد نماز میں خلف امام پڑھنی چاہیے۔‘‘

(تذکرۃ المہدی از حضرت پیر سراج الحق نعمانی، صفحہ 253)

۲۔صرف ترجمہ پڑھنا کافی نہیں!

سوال ہوا کہ قرآن کا صرف ترجمہ کافی ہے؟ فرمایا:

’’ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے۔اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے۔جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں۔دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں ماثورہ دعا کے علاوہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔فرمایا:

اگر یہ امام اعظمؒ کا مذہب ہے تو پھر ان کی خطا ہے۔‘‘
(البدر ریکم مئی 1903ء صفحہ 115)

۳۔ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ تا قیامت قرآن کریم کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہیں کیونکہ یہ آخری شریعت ہے جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی۔ جبکہ فقہ حنفی کے نزدیک مشہور حدیث سے آیت منسوخ ہوسکتی ہے جیسا کہ فرمایا:

’’قرآن کریم نے صاف فرمادیا ہے کہ نسخ آیت کا آیت سے ہی ہوتا ہے اسی وجہ سے وعدہ دیا ہے کہ نسخ کے بعد ضرور آیت منسوخہ کی جگہ آیت نازل ہوتی ہے۔ ہاں علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات کی ناسخ ٹھہرایا ہے جیسا کہ حنفی فقہ کی رو سے مشہور حدیث سے آیت منسوخ ہوسکتی ہے۔ مگر امام شافعیؒ اس بات کا قائل ہے کہ متواتر حدیث سے بھی قرآن کا نسخ جائز نہیں۔‘‘
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 93-92)

اس جگہ بھی حضورؑ نے فقہ حنفی سے اصولی اختلاف کیا۔ اور دیگر کئی مسائل فقہ حنفیہ کو حل فرمایا۔

حنفی المذہب کہنے میں حکمت

یہ اعتراض کہ پھر کیوں آپ کو حنفی المذہب کہا گیا اور حضرت امام اعظم میں کون سی ایسی خصوصیت تھی جس کی وجہ سے آپ نے انہیں بحر اعظم قرار دیا ہے؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندی حنفی (المتوفی 1034ھ) کی وہ عظیم پیشگوئی دیکھنی چاہیے جو آپ نے اپنے مکتوبات میں بیان فرمائی ہے کہ:

’’ودریں وقت حقیقت سخن حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ معلوم شد کہ در فصول ستہ نقل کردہ اند کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفہؒ عمل خواہد کرد‘‘ (مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر 282 دفتر اول حصہ پنجم)

یعنی اس وقت حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کے اس سخن کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی جو انہوں نے فصول ستہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر عمل کریں گے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا حضرت بہاؤالدین نقشبندی کے دوسرے خلیفہ تھے۔ یہ بات حنفیوں کی بعض مشہور کتب میں بھی آئی ہے کہ مسیح موعود کا مذہب حنفی ہوگا لیکن مقلد حنفی نہیں بلکہ اجتہاد میں دونوں کی موافقت ہوگی۔ جیسا کہ علامہ محمد نجم الغنی خان صاحب رامپوری نے اپنی کتاب ’’مذاہب اسلام‘‘ صفحہ 34 پر لکھا ہے اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھی گئی تو آپ نے بھی اس کا یہی جواب دیا کہ ہم دونوں میں قدرے مشترک قرآن شریف کو مقدم رکھنا ہے آپؑ سے ایک شخص نے پوچھا کہ مکتوبات امام ربانی میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے کہ وہ حنفی مذہب پر ہوگا اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا:

’’اس سے یہ مراد ہے کہ جیسے حضرت امام اعظم قرآن شریف ہی سے استدلال کرتے تھے اور قرآن شریف کو ہی مقدم رکھتے تھے اسی طرح مسیح موعود بھی قرآن شریف ہی کے علوم اور حقائق کو لے کر آئے گا۔‘‘
(الحکم 10 راگست 1901ء صفحہ 8)

پھر فرمایا: ’’آنحضرت ﷺ نے اپنی سنت کے ذریعہ تواتر دکھادیا اور حدیث ایک تاریخ ہے اس کو عزت دینی چاہیے سنت کا آئینہ حدیث ہے۔ یقین پر ظن کبھی قاضی نہیں ہوتا کیونکہ ظن میں احتمال کذب کا ہے۔ امام اعظمؒ کا مسلک قابل قدر ہے انہوں نے قرآن کو مقدم رکھا ہے۔‘‘
(الحکم 10 نومبر 1902ء صفحہ 5)

استخراج مسائل قرآنی میں روحانی مناسبت

’’خدا تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانیؒ پر رحمت کرے انہوں نے مکتوب صفحہ 307 میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب کی آنے والے مسیح کے ساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔‘‘
(الحق مباحثہ لدھیانہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 101)

امام صاحب نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا جہاں نص پاتے تھے عمل کرتے تھے اور جہاں نص نہ پاتے تھے اجتہاد کرتے تھے۔ فرمایا کہ یہی مومن کا کام ہے اور یہی حنفی ہوتا ہے

امام صاحب کی قرآن کریم کے ساتھ خاص مناسبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بعض ائمہ نے حدیث کی طرف کم توجہ کی ہے جیسا کہ امام اعظم کوفیؒ جن کو اصحاب الرائے میں سے خیال کیا گیا ہے اور ان کے مجتہدات کو بواسطہ دقّت معانی احادیث صحیحہ کے برخلاف سمجھا گیا ہے مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم وفراست میں ائمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لیے وہ درجہ علیا مسلّم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔ سبحان اللہ اس زیرک اور ربانی امام نے کیسی ایک آیت کے اشارہ کی عزت اعلیٰ وارفع سمجھ کر بہت سے حدیثوں کو جو اس کے مخالف تھیں ردّی کی طرح سمجھ کر چھوڑ دیا اور جہلاء کے طعن کا کچھ اندیشہ نہ کیا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 385)

حنفی کسے کہتے ہیں؟

آخر میں حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی کی شہادت پیش کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فقہ حنفی سے کیا مراد لیتے تھے۔

"ابھی امام صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) بیعت نہ لیتے تھے۔ ان دنوں میں ایک بار مجھ سے...... فرمایا کہ حنفی کس کو کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا جہاں نص پاتے تھے عمل کرتے تھے اور جہاں نص نہ پاتے تھے اجتہاد کرتے تھے۔ فرمایا کہ یہی مومن کا کام ہے اور یہی حنفی ہوتا ہے۔"

(الحکم قادیان 9 جون 1899ء صفحہ 1)

مضمون نگار نے محض چند الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کر کے فقہ حنفی کی اقتداء کا اعتراض کر دیا اور نتیجہ بھی نکال لیا کہ حضرت مرزا صاحب فقہ حنفی کے تابع ہو گئے۔ تاہم بزرگان دین کی پیشگوئیوں اور حضورؑ کے ارشادات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ چونکہ آنے والے موعود کو حضرت امام ابو حنیفہؒ سے ان کی محبتِ قرآن اور قرآن حکیم کو احادیث پر ترجیح دینے سے ایک روحانی مناسبت تھی اس لئے آپ نے فقہ حنفی کی اقتداء کی بھی تلقین ہے۔ لیکن دوسری طرف ان سے واضح طور پر اختلاف کیا اور بطور حکم عدل فیصلہ فرمایا اور قرآن کریم کو سب سے مقدم رکھا ہے۔ کیونکہ آپ تو قرآن کریم کے عاشق صادق ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہر مشکل، ہر مصیبت، ہر وبا سے بچنے کے لئے ہمیں اپنے ایمانوں کی طرف دیکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں؟"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 2012)

تعارف کتب

’’ادب المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ کے عربی، فارسی اور اردو اشعار کے محاسن)

’’یہ احمدی ادبی اور علمی حلقوں میں تو یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی ہی لیکن مجھے امید ہے غیر بھی دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا۔‘‘ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

(تبصرہ نگار پروفیسر ظفر چودھری صاحب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام تین زبانوں میں تخلیق ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان زبانوں کے سرمایۂ ادب کی لفظی اور معنوی خوبی کی تلاش اور نشاندہی کیلئے ان زبانوں کے علم معانی، بیان، اور فن صنائع و بدائع سے متعارف ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ وہ رموز ہیں جن کی مدد سے محاسن کلام کی تعیین اور تحقیق ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام روح پرور نصائح، دل کی گہرائیوں میں اترنے والے نکات معرفت اور عارفانہ ادب پر مشتمل ہے۔ زیر نظر کتاب ’’ادب المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام: آپ حضرت کے محسنات شعر اردو، فارسی اور عربی زبان میں‘‘ مولفہ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی تیس سالہ کاوشوں نتیجہ ہے جو 2009ء میں قادیان سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُردو، فارسی اور عربی زبان میں شعری ادب کا مشرقی ادب کے تناظر میں مخصوص پہلوؤں سے ادبی اور محققانہ جائزہ ہے۔ اس کمپوزڈ مجلد کتاب کے 451 صفحات ہیں جس کا تعارف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ ہے۔

پچیس ابواب پر مشتمل اس کتاب کی کئی ذیلی فصول بھی ہیں۔ ادب اور اس کی تعریف، آسمانی اور زمینی ادب کے محرکات، حضرت اقدسؑ کے موضوعاتِ شعر، حضرت اقدسؑ کا ادب تین زبانوں میں اور اساتذہ ادب سے تقابل، اردو، فارسی اور عربی زبان، حضرت اقدسؑ کے ادب کے علائم و رموز، حضرت اقدسؑ کا ادب ایک منفرد مکتب ادب ہے۔ حمد و ثنا باری تعالیٰ، نعت رسول اکرم ﷺ، مدحت و ترغیب دین، مدحت قرآن، مدح صحابہ کرامؓ، محبت الٰہی۔ ان موضوعات پر ہر سہ زبان میں اقتباسات شامل ہیں) تقویٰ، عاجزی اور خاکساری، تکبر اور خود پسندی، ترک آسائش و آرام، دنیا سے بے رغبتی، عیب تراشی اور بدگمانی کے امراض، مناجات و دعا، حضرت اقدسؑ کا روحانی مقام۔ دیگر موضوعات ان کے علاوہ ہیں۔ کتاب کے آخر میں قرآنی آیات کا اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔

مرتب کی یہ ادبی کاوش اس لیے بھی قابل تحسین ہے کہ اس موضوع پر اس نوع سے اور مکمل کتابی صورت میں پہلے تحقیقی کام نہیں ہوا۔ مؤلف کی طویل اور پُرخلوص محنت دراصل ان کی سچی قلبی لگن کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو، فارسی اور عربی کلام کے سنہرے موتی اپنی تمام تر آب و تاب کے ساتھ جگہ جگہ دکھائی دیتے ہیں اور انہیں نہایت خوبصورتی سے بعض نثری تشریحات کے ساتھ پیش کیا گیا۔

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے چند سوالات ذہن میں پیدا ہوتے ہیں کہ کیا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

کے پرنور الٰہی کلام پر تبصرہ کیا جاسکتا ہے؟ کیا آپؑ کے کلام کا تقابل وموازنہ دیگر اہل ادب وفن سے کیا جاسکتا ہے؟

ان سوالات اور دیگر سوالات کا شافی جواب کتاب مذکور میں موجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پُر معارف خط سے مل جاتا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

''جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام اور ادب کا تعلق ہے۔اس بارے میں ایک عاجز انسان کی رائے کیا ہوسکتی ہے۔ یہ تو وہ کلام ہے جس کو کائنات کے خدا نے خود آپ کے منہ سے کہلوایا اور پھر آپ کو الہاماً فرمایا کہ:

کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ

جس کا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہو، اس کی خوبصورتی تو بیان کرنے کی کوشش ہوسکتی ہے، رائے نہیں دی جاسکتی۔ آپؑ نے تو اس کلام کے چند موتیوں کی چمک دکھانے کی کوشش کی ہے اور جیسا کہ الہام سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ کوئی دنیاوی کلام اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، چاہے جتنا بڑا صوفی شاعر یا لکھنے والا کیوں نہ ہو، کیونکہ آپؑ کے کلام کا محور ہی فنا فی اللہ کا اعلیٰ ترین معیار اور عشق رسول ﷺ کی انتہا ہے۔جس پر آپ کا یہ مصرعہ مہر تصدیق ثبت کرتا ہے کہ:

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

آپؑ نے خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو جو آنحضرت ﷺ سے کہلوایا خوب سمجھا کہ **فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ**......اور پھر جب یہ محبت اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے۔**ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ** اور پھر آپ کو وہ مقام مل جاتا ہے جو اپنے آقا و مطاع کی غلامی میں سب سے بڑا مقام ہے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ

اللہ اللہ کیا پیار کا اظہار ہے۔اس زمین وآسمان کے خالق و مالک کا آپؑ سے جس کا اظہار آپؑ خود بھی یوں فرماتے ہیں:

گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

پس جو شخص عشق خدا اور عشق رسول ﷺ میں مخمور ہو اور جس نے بمنزلۃ اولادی کا رتبہ پایا ہو، اس کا مقابلہ وادیوں میں بھٹکنے والے کیا کریں گے، چاہے جتنا بھی صوفیانہ رنگ رکھتے ہوں۔''

(مکتوب محررہ 5مارچ 2009ء کتاب مذکور،ص xviii-xix)

اس رہنمائی کی روشنی میں جب ہم مؤلف کے ادبی خیالات کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو حیرت انگیز طور پر یہی مندرجہ بالا مضمون پوری کتاب کی ہر ایک سطر میں نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کتاب کے سرِ ورق پر شروع ہی میں واضح طور پر آپؑ کے تعلق میں آسمانی کلام کی رُو سے اس امر کی نشان دہی کر دی ہے کہ:

''درکلام تو چیزے است کہ شعراء را درآں دخلے نیست''

(ترجمہ: تیرے کلام میں ایک ایسی چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں)

نیز ''تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔''

ہر تصنیف کے منصۂ شہود پر آنے کے چند مقاصد ضرور ہوتے ہیں۔ زیر نظر کتاب کے درج ذیل مقاصد مؤلف کے پیش نظر معلوم ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور حضرت اقدسؑ سے قلبی عقیدت

۲۔ آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی پیروی کے گہرے اثرات کا ''ادب المسیح'' میں جائزہ پیش کرنا۔

۳۔ قرآن کریم سے گہری عقیدت و رغبت۔ نیز قرآن مجید

کے معارف کو کسوٹی مان کر آپؑ کے عارفانہ کلام کے محاسن کی نشان دہی کرنا۔

۴۔آپؑ کے کلام کی ہر سطح پر برتری ثابت کرنا۔

۵۔حضرت اقدسؑ کے اردو فارسی اور عربی کے ''شعری ادب'' کو موضوعات کے اعتبار سے یکجا کرنا۔

۶۔حضورؑ کے کلام کے ادبی محاسن کو پیش کرنا اور آپؑ کے شعری ادب عالیہ پر تحقیقی کام کرنا۔

۷۔عام مروجہ دنیوی مشرقی ادب اور اصطلاحات کو مثال بنا کر عام قاری کے ادبی ذوق کی تسکین کے ساتھ ساتھ روحانی مائدہ کی پہچان، تفہیم اور اہمیت بیان کرنا۔

۸۔تصوف کے موضوع سے رغبت۔ نیز علم و ادب کے بعض ادھورے کام مکمل کرنے کی کوشش کرنا۔

اس کتاب کی تصنیف کا ایک اور اہم محرک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ دعائیں، نیک خواہشات اور حوصلہ افزائی بھی تھی جس کا اظہار انہوں نے اپنے ان خطوط میں فرمایا ہے جو کتاب ہٰذا میں شامل ہیں۔عقیدت اور محبت کے اس سفر میں مؤلف نے قدم قدم پر اپنے پیارے آقا، محبوب اور ممدوح کی بارہ گاہ میں گل ہائے عقیدت نچھاور کیے ہیں۔چنانچہ مؤلف لکھتے ہیں:

''دراصل یہ ایک معذرت ہے اپنے محبوب علیہ السلام کی جناب میں اور سچی بات بھی یہی ہے کہ یہ کوشش ایک علمی شاہکار کے طور پر نہیں کی جارہی، یہ ایک اظہارِ محبت ہے جو خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادب عالیہ سے ہے۔'' (ص xii)

مؤلف نے اپنے جذبہ شوق، رغبت تحقیق اور ادبی ذوق کی بنیاد پر ایک بھرپور علمی و ادبی کاوش کے طور پر اس کتاب ''ادب المسیحؑ'' کو قارئین کی نذر کیا ہے۔کتاب ہٰذا کے علمی اور ادبی مرتبہ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''یہ احمدی ادبی اور علمی حلقوں میں تو یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی ہی لیکن مجھے امید ہے غیر بھی دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ یہ گلدستہ جو آپ نے بنایا ہے پورے چمن کو تو نہیں دکھا سکتا لیکن ہر صاحب ذوق کو اپنی اپنی علمی وادبی، ذوقی اور روحانی حالت کے مطابق اس چمن کے حسن اور خوبصورتی کا تصور قائم کرنے میں مدد دے سکتا ہے اور پھر مجھے یقین ہے کہ ایک پاک دل اس چمن کی سیر کرنے کی کوشش کرے گا۔ گو دیر سے ہی سہی لیکن جو علمی، ادبی اور روحانی شاہکاروں کا مجموعہ پیش کر کے آپ نے جماعتی لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے''

(کتاب مذکور ص xx)

مؤلف نے حضرت اقدس علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو زبان کے شعری کلام کا ان تین زبانوں کے اساتذہ فن کے شعری کلام سے موازنہ کر کے ثابت کیا ہے کہ کیا موضوعات کے لحاظ سے اور کیا فن کے لحاظ سے حضور کے حق میں الہام ''در کلام تو چیزے است کہ شعراء را درآں دخلے نیست'' برحق ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم خزائن سے منتخب اس آسمانی مائدہ سے احباب جماعت کو ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔یہ اہم کتاب قارئین کیلئے سلسلہ احمدیہ کی ویب سائیٹ www.alislam.org پر بھی موجود ہے۔ جہاں سے باسانی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے

لاہور کے چند جانثاروں کا تذکرہ

مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب　مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب
مکرم کامران ارشد صاحب　مکرم مرزا ظفر احمد صاحب

(مکرم عبدالباری قیوم صاحب کراچی)

تاریخ احمدیت میں 28 مئی 2010ء کا دن ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔اس روز مذہب کے نام پر اللہ کے دو گھروں بیت النور اور دارالذکر لاہور میں خون کی ایسی ندیاں بہائی گئیں کہ ظلم کرنے والے قرون اولیٰ کے مظالم کو بھی مات دے گئے۔ خاکسار بین السطور میں ان 86 جانثاروں میں سے چند ایک کا ذکر خیر کر رہا ہے۔

مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب

برادرم مظفر احمد صاحب خاکسار کی ایک چھوٹی پھوپھی گلزار بیگم صاحبہ مرحومہ اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم درویش قادیان (جنہیں قادیان میں بیش بہا خدمات سلسلہ کی سعادت حاصل ہوئی) کے دوسرے فرزند تھے۔ان کے بڑے بھائی منور احمد صاحب کا جوانی میں کوئٹہ میں انتقال ہوگیا تھا۔والدہ محترمہ کا چند سال پیشتر لاہور میں انتقال ہوا۔

بھائی مظفر جنہیں گھر میں سب افراد خانہ ''لالہ جی'' کہہ کر پکارتے تھے۔ بہت شریف النفس،کم گو،منکسر المزاج محنتی پاکستان ریلوے میں اے سی بوگیوں کے ائرکنڈیشننگ انجینئرنگ شعبہ سے منسلک تھے۔اکثر اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے بڑی ٹرینوں کے ساتھ سفر میں رہتے تھے۔اپنے فرائض پوری دیانتداری اور فرض شناسی سے بجا لاتے اسی وجہ سے ان کے ساتھی ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔عزیز و اقارب رشتہ داروں سب سے اچھے تعلقات رکھنے والے بڑوں کی بہت عزت کرنے والے اور چھوٹوں سے نہایت درجہ شفقت سے پیش آنے والے۔عزیزو اقارب کی خوشی غمی میں شریک ہونے والے شادی غمی کے لاتعداد مواقع پر میں نے انہیں اپنے سب کام چھوڑ کر ربوہ میں موجود پایا۔ میں ان کے اس نیک وصف پر ہمیشہ رشک کرتا تھا اور ہمیشہ ان کیلئے دعا گو رہتا تھا۔وہ ہر ایک عزیز کیلئے اپنے وقت کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتے تھے۔وقت کی قدر و قیمت کو خوب سمجھتے تھے۔میں نے ہمیشہ ہی کسی نہ کسی کام میں مصروف پایا۔''دارالذکر'' لاہور کے علاوہ اپنے حلقہ کے ''بیت الذکر'' کے تو گویا وہی خادم بیت معلوم ہوتے تھے۔یہ کم وبیش پندرہ سے بیس سال پرانی بات ہے۔اس وقت وہ مصطفیٰ آباد لاہور پولیس چوکی کے قریب رہائش پذیر تھے۔حلقہ کی زیر تعمیر بیت ان کے گھر کے قریب مین روڈ کے دوسری جانب واقع تھی وہ پانچوں وقت جا کر بیت کا دروازہ کھولتے اور باجماعت نماز کے بعد بند کر کے آتے تھے۔ مجھے کئی بار ان کے ہمراہ جانے کا موقعہ ملا جماعت کے ہر کام میں بشاشت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتے اور کسی تحریک میں پیچھے نہ رہتے۔

خاکسار کے والد کیپٹن شیخ نواب دین صاحب مرحوم سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور جب ربوہ آتے تو زیادہ سے زیادہ صحبت سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرتے ریلوے کی سفری ڈیوٹی کے دوران کئی بار کراچی آنا ہوا۔انہیں ریلوے گیسٹ ہاؤسز میں قیام کرنے کی سہولت حاصل تھی مگر

وہ اسے چھوڑ کر ہمارے ہاں ڈرگ روڈ آجاتے اور گھر میں رہنے کو ترجیح دیتے۔ بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔ نماز تہجد، نماز پنجگانہ اور روزانہ تلاوت قرآن کریم ان کا معمول تھا۔ قرآن کریم ہمیشہ سفر میں ساتھ رکھتے تھے۔

بھائی مظفر صاحب کے نانا حضرت حکیم مولوی فتح دین صاحب آف صریح ضلع جالندھر، حضرت خان مولوی فرزند علی خانصاحب سابق امام بیت الفضل لندن کے چچا تھے۔ اللہ تعالیٰ بھائی مظفر صاحب کو اپنے مقام قرب سے نوازے۔ ان کی رفیقہ حیات مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب

عزیزم مکرم ودود صاحب میرے والد کیپٹن شیخ نواب دین صاحب مرحوم کے تایا زاد بھائی محترم حضرت شیخ عبدالحمید صاحب کے پوتے تھے۔ ودود صاحب کے والد بھائی عبدالحمید صاحب تھے۔ میں نے ان سب بھائیوں کو ان کے زمانہ طالب علمی میں ہی دیکھا سبھی بہت نیک سیرت، آپس میں محبت کرنے والے، ایک دوسرے کی عزت کرنے والے، قناعت پسند اور سادہ مزاج انسان تھے۔ جماعتی خدمت کیلئے ہر وقت مستعد مالی لحاظ سے شاید تنگی کا دور تھا لیکن سب افراد خانہ خوش و خرم نظر آتے تھے۔ پڑھائی میں بہت محنت کرنا پڑی اور اس کا صلہ انہوں نے خوب پایا۔ خوش قسمت ہیں ان کی والدہ محترمہ آپا امۃ اللہ صاحبہ جن کی کوکھ سے ایسے جانثار بیٹے نے جنم لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی رفیقۂ حیات کی اس انمول قربانی کو قبول فرمائے اور جانے والے کو اپنے مقام قرب میں جگہ دے اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم کامران ارشد صاحب

عزیزم کامران ارشد صاحب شہید میری پھوپھی محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ حافظ محمد عبداللہ صاحب کے فرزند اور دوسری پھوپھی محترمہ گلزار بیگم صاحبہ مرحومہ اور پھوپھا مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب کے نواسے تھے۔ تقسیم ملک کے وقت مرحوم کے دادا، دادی کی فیملی میری دادی اماں مرحومہ کے پاس ہمارے آبائی گاؤں موضع صریح ضلع جالندھر میں مقیم تھی۔ جنوری 1948ء میں میرے والد مرحوم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب لاہور چھاؤنی سے ایک فوجی ٹرک لے کر گاؤں سے اپنی والدہ اور ہمشیرہ (مع فیملی) کو پاکستان لانے کیلئے براستہ جالندھر گاؤں گئے اور ہماری دادی جان اور میری پھوپھی صاحبہ (جو عزیزم کامران ارشد شہید کی دادی ہیں) کو مع گھریلو سامان فوجی ٹرک میں ہمراہ لاہور لے آئے تھے۔

کامران ارشد شہید کے والد اور چچا میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں جب بھی لاہور جاتا انہیں لوگوں کے ہاں قیام کرتا تھا۔ گھر کا ماحول بڑا دوستانہ اور پاکیزہ تھا۔ نماز باجماعت کے لئے سب بھائی اپنے والد کے ساتھ قریب واقع ''دارالذکر'' جاتے تھے۔ ان دنوں ان کے والد بھائی ارشد قمر صاحب مقامی حلقہ میں کسی بڑی ذمہ داری پر فائز تھے الغرض گھر کا ہر فرد خدمت سلسلہ کیلئے کمر بستہ رہتا۔ والدین اور دیگر بہن بھائیوں کے بیرون ملک نقل مکانی کر جانے کے بعد عزیزم کامران ارشد صاحب اپنی اہلیہ اور چھوٹے بھائی کے ساتھ اسی ''دارالذکر'' کے حلقہ میں قیام پذیر رہے ان کا گھر غالباً ''دارالذکر'' سے قریب ترین گھر تھا۔ مجھے بھی ایک یا دو دفعہ ان کے اصرار پر ان کے ہاں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ بہت باادب اور مہمان نواز تھے۔ میاں بیوی دونوں کا میرے ساتھ ایک ہی رشتہ تھا اور وہ آپس میں کزن تھے۔ نیک

سیرت، کم گو، ملنسار، ہنس مکھ، دعا گو اور علی الصبح تلاوت قرآن کریم کی عادت مجھے بہت اچھی لگی۔

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے دسمبر 2008ء میں براستہ ربوہ ’’دارالذکر‘‘ لاہور پہنچا تو وہیں عزیزم کامران ارشد شہید سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جانے پر مصر رہے۔ میں عذر کرتا رہا یہ کہہ کر کہ علی الصبح روانگی ہو گی پہنچنا بہت مشکل ہو گا مگر ان کا اصرار تھا کہ وہ مجھے بروقت دارالذکر پہنچانے کی ذمہ داری لے رہے ہیں۔ بالآخر اس وعدہ پر کہ قادیان سے واپسی پر میں ان کے ہاں ضرور قیام کروں گا انہوں نے میری بات مان لی۔ افسوس کہ میں واپسی پر خرابی صحت کے باعث ان کی مہمان نوازی سے فیضیاب نہ ہوسکا اور ’’دارالذکر‘‘ سے دوسرے شہید بھائی مکرم سعید احمد طاہر صاحب نے اپنی کار میں خاکسار کو لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچادیا۔ جہاں خاکسار بذریعہ سرگودھا ایکسپریس ربوہ پہنچ گیا کیونکہ تیسرے روز کی کراچی کیلئے ریزرویشن ہوچکی تھی۔ قادیان سے واپسی پر ’’دارالذکر‘‘ کے ایک آفس سے میں نے عزیزم کامران ارشد صاحب سے طبیعت کی خرابی کے باعث ان کے ہاں نہ ٹھہرسکنے پر معذرت کی مگر وہ اس بار بھی مہمان نوازی کا موقع دینے پر اصرار کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند کرتا رہے اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ابن مکرم انجینئر مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب امرتسر کے مخلص احمدی کیپٹن شیر محمد عالی صاحب کے نواسے تھے۔ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب وکالت علیا تحریک جدید مکرم ظفر صاحب شہید کے ماموں اور میرے برادر اکبر محترم شیخ جلال الدین احمد صاحب ان کے خالو تھے۔ وہ بہت نافع الناس وجود تھے اور اپنے بزرگ اسلاف کے نیک نمونہ کو انہوں نے زندہ رکھا۔

اپنے جاپان میں قیام کے دوران ’’سولر انرجی‘‘ کے انجینئر کی حیثیت سے انہوں نے اپنے ادارہ کی طرف سے کئی ممالک کا دورہ کر کے سولر انرجی سسٹم کو متعارف کروایا۔ اس سلسلہ میں وہ غانا مغربی افریقہ بھی تشریف لائے تھے۔ اس وقت 87-1984ء میں خاکسار بھی وہیں تھا اور Upper West Region کے شہر Waa میں واقعہ ’’نصرت جہاں سکیم‘‘ ٹیچرز ٹریننگ کالج میں بطور لیکچرار اور کالج کی بیت کے امام کی حیثیت سے خدمت بجالا رہا تھا۔ مکرم ظفر صاحب شہید نے حکومت کے تعاون سے ’’سولر انرجی سسٹم‘‘ وہاں متعارف کروایا۔ آپ نے محترم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت غانا سے بھی ملاقات کی اور ان کی خدمت میں ’’سولر انرجی سسٹم‘‘ کا ایک سیٹ بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ اس زمانہ میں بجلی کا بحران ملک کے بہت سے حصوں میں جاری تھا۔ ایک موقع پر محترم امیر صاحب غانا ’’Waa‘‘ تشریف لائے تو کالج کیمپس میں پرنسپل ہاؤس کے صحن میں کالج سٹاف سے ایک میٹنگ ہوئی جس میں سولر انرجی سسٹم سے پورا صحن بقعہ نور بن گیا۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب نے مکرم ظفر صاحب شہید کیلئے دعا کی تحریک بھی کی۔ اللہ تعالیٰ مکرم ظفر صاحب شہید کی سب قربانیوں کا اُنہیں بہترین اجر عطا کرے۔ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی اہلیہ کی قربانی کو بھی قبول فرمائے۔ ان کا حافظ وناصر ہو اور اللہ صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

قارئین سے التماس ہے کہ رسالہ انصاراللہ کیلئے ٹھوس مواد سے مزین اور باحوالہ روحانی، تربیتی، علمی اور طبی مضامین تحریر فرمائیں۔ خاکسار مدیر

ذکر الٰہی کے فوائد

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

ذکرالٰہی سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو بدیوں سے روکتا ہے۔ ذکر کرنیوالے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
ذکرالٰہی سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ذکرالٰہی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔
(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لیکچر ''ذکرالٰہی'' سے ماخوذ)

1- سب سے بڑا فائدہ خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ جب فرمایا کہ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ أَکْبَر تو دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین اور مومنات سے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور پاک گھروں کا بھی وعدہ فرمایا ہے جو ہیشگی کی جنتیں ہوں گی لیکن رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ أَکْبَرُ (التوبۃ:72) اکبر کا انعام بھی اکبر ہی ملتا ہے اصغر نہیں ملتا۔

2- اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا أَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) جب کوئی شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ غیر محدود طاقتیں رکھتا ہے اور ہر قسم کی تکالیف دور کرسکتا ہے تو اس کا دل اطمینان حاصل کرتا ہے۔

3- ذکر کرنے والے بندے کو خدا تعالیٰ اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ فرمایا فَاذْکُرُوْنِيْ أَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِيْ وَلَا تَکْفُرُوْن (البقرۃ:153)

4- اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو بدیوں سے روکتا ہے۔ فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ أَکْبَرُ (العنکبوت:46) چونکہ نماز بھی ذکر اللہ کی اعلیٰ قسم ہے اس لئے ثابت ہوا کہ ذکر الٰہی انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتا ہے۔

(مرتبہ مکرم نوید مبشر شاہد صاحب، نائب مدیر)

5- ذکرالٰہی سے دل مضبوط ہوتا ہے مقابلہ کی طاقت پیدا ہوتی ہے انسان ہارتا نہیں بلکہ مقابلہ میں مضبوطی سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ یٰٓأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (انفال:46) اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ جائیں گے اور تم اس پر فتح پاؤ گے۔

6- ذکرالٰہی کرنیوالا انسان اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ فرمایا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (انفال:46)

7- حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کے سر پر خدا تعالیٰ کا سایہ ہوگا ان میں سے ایک خدا کا ذکر کرنے والا ہوگا۔ اس گھڑی میں جس پر خدا کا سایہ ہوگا وہ کیسا خوش قسمت انسان ہوگا۔

8- ذکر کرنیوالے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھیں کہ سوالی پہلے دوسرے انسان کی تعریف کرتا ہے پھر اپنا سوال پیش کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ مَنْ شَغَلَہٗ ذِکْرِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ أَعْطَیْتُہٗ أَفْضَلَ مَا أُعْطِی السَّائِلِیْنَ.

9- ذکرالٰہی سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔حدیث میں ہے کہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی اگر گناہ ہوں تو تکبیر وتحمید و تسبیح سے معاف کردیئے جاتے ہیں۔

10- ذکرالٰہی سے عقل تیز ہوتی ہے اور وہ معارف نکات کھلتے ہیں کہ انسان خود بھی حیران ہوجاتا ہے جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت 191-192 میں فرمایا کہ زمین وآسمان کی پیدائش اور دن رات کے اختلاف میں بہت سی نشانیاں عقل والوں کیلئے ہیں اور عقل والے وہ ہیں جو **يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَاماً وَّقُعُوْداً وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔**
(آل عمران:192)

11- ذکرالٰہی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔حدیث قدسی ہے کہ میرا بندہ جب دل ہی دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں جب بندہ لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔
(بخاری کتاب التوحید)

پس جب انسان سبحان اللہ کہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کی نسبت کہتا ہے کہ تجھے بھی پاکی حاصل ہو۔جب خدا متقیوں اور نیکوں میں اس انسان کا ذکر بلند کرے تو تمام دنیا اقرار کرلیتی ہے کہ وہ متقی ہے۔

12- ذکرالٰہی سے محبت بڑھتی ہے۔کیونکہ جس چیز سے ہر وقت تعلق رہے اس سے انس اور محبت پیدا ہوجاتی ہے۔پس جب بندہ صبح وشام بلکہ ہر وقت خدا تعالیٰ کو بار بار یاد کرتا اور نام لیتا ہے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں بڑھتی جاتی ہے۔

ذکر خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن آگے قدم بڑھائے جا

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت

(ارشاد عرشی ملک،اسلام آباد)

کیا تری تحریر کی تعریف ہو اے کامراں
جامۂ انوار میں لپٹا ہوا طرزِ بیاں
ہر سطر روحانیت کے نور سے معمور ہے
تھی ترے لفظوں کے پیچھے ربِ کعبہ کی زباں
دل کے مُردوں کے لئے ہر لفظ ہے آبِ حیات
ایک جُرعہ بھی کوئی چکھ لے تو آئے جاں میں جاں
جام تیرے ہاتھ سے جس نے پیا زندہ ہُوا
زندگی بھی وہ جسے کہتے ہیں عمرِ جاوداں
ایسا جوش و ولولہ ہے تیری ہر تحریر میں
کوئی بوڑھا بھی اگر پڑھ لے تو ہو جائے جواں
دورِ نشرِ صحف میں پیارے تجھے بھیجا گیا
تیرے ہاتھوں میں قلم کی دی گئی تیغ رواں
ایک مخفی ہاتھ تھا ہر پل تری تائید میں
آسمانی سی کوئی شے تھی ترے اندر نہاں
ساری دنیا تیری سچائی کے تحت اقدام تھی
دُور بیں نظروں میں تیری تھا یہی منظر عیاں
اُنگلیوں سے تھے تری الجھے ہوئے سب انقلاب
بجلیاں جن میں بھری ہوں اس طرح تھیں مٹھیاں
تیرے ملفوظات کا ہر لفظ ہے آبِ حیات
شربتِ روحانیت تسکینِ جانِ عاشقاں
مٹکیاں اس آبِ صافی کی ہر اک کے گھر میں ہیں
ایم ٹی اے پر بھی ہے روز و شب یہی چشمہ رواں
ظلمتِ دجالیت پھیلی ہوئی ہے ہر طرف
آؤ ان انوار سے روشن کریں ہم یہ جہاں
ولولہ دل کا مرے اشعار میں آتا نہیں
آڑے آ جاتا ہے عرشی آہ یہ عجزِ بیاں

انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے

دل میں یہ خیال پیدا نہ کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے بلکہ ہمیشہ دین تمہاری دنیا پر مقدم رہے

- اخلاص، وفا، اطاعت اور کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے انصار اللہ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے
- جب آپ کہتے ہیں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ کامیاب ہو جاؤ گے۔
- خلافت کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔
- دعوۃ الی اللہ کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھا دیں۔ تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کریں۔ دعا اور عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کرنے والے ہوں۔
- 65 سال کے بعد بھی اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے منعقدہ 26/ اکتوبر 2008ء کے اختتامی اجلاس سے پُر معارف خطاب فرمایا جس کے بعض حصے پیش ہیں:

انصار اللہ کا مطلب

......تاریخ ہمیں جن انصار اللہ کا بتاتی ہے وہ یسوع مسیح کے حواری تھے۔ اور انہوں نے حواریوں سے پوچھا کہ کون ہوں گے میرے مددگار؟ تو حواریوں نے جواب دیا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔ حواری کا کیا مطلب ہے؟......اگر اس کے گہرے مطالب دیکھے جائیں تو حواری وہ لوگ ہیں کہ جن سے قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو مکمل طور پر دین کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا وعدہ کرنے والے ہوں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو دین کی اشاعت میں مددگار بننے والے ہوں۔ اور ایک اس کا یہ مطلب ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی بننے کا عہد کرنے والے ہوں۔ اور پھر یہ کہ اس حد تک وفادار اور ایماندار ہوں کہ کوئی چیز ان کی وفا اور ایمان کے آڑے نہ آئے۔ اور اس وجہ سے پھر وہ بہترین مشیر بننے والے ہوں، مشورے دینے والے ہوں اور پھر یہ کہ دوستی کا حق نبھانے والے دوست ہوں۔ یہ نہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ ہم دوست ہیں اور جب وقت آئے تو دوست کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ پھر یہ کہ ان میں ایسا رشتہ ہونا چاہئے کہ جو تمام رشتوں پر حاوی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عہدِ بیعت میں جو شرائط رکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میرے سے وفا اور اطاعت کا، وفاداری، فرمانبرداری اور خلوص کا جو تعلق ہے وہ سب رشتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ یہ عہد آپ نے قبول کیا ہے اور یہ عہد آپ انصار کے اجتماع میں دہراتے بھی رہتے ہیں۔......صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے اور ہم حواریوں میں داخل ہو گئے کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں......

انصارِ مدینہ کی قربانیاں

پھر آنحضرت ﷺ کے انصار تھے۔ انہوں نے قربانیاں

دکھائیں۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف نہیں لائے تھے اُس وقت بالکل اور سوچ تھی۔ جب آپ مدینہ تشریف لے آئے، جب ایمان میں ترقی کرنے لگے، جب آنحضرت ﷺ کی قوتِ قدسی نے کام دکھایا تو وہی لوگ جو کچھ شرائط کے ساتھ آپؐ کی حفاظت کرنے کو تیار تھے آپؐ کے دائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپؐ کے بائیں لڑنے پر بھی تیار ہو گئے، آپؐ کے آگے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے اور آپؐ کے پیچھے لڑنے کو بھی تیار ہو گئے۔ اور یہ اعلان کیا کہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو نہ روند دے۔ یہ تھے وہ انصار اللہ۔ پھر یہی نہیں کہ صرف آنحضرت ﷺ کی بیعت میں شامل ہو کے مسلمان ہو گئے۔ وہ نہ صرف آنحضرت ﷺ کیلئے اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے بلکہ ایمان میں بڑھے تو صرف آپؐ کی حفاظت کیلئے تیار تھے یا اسلام کی خاطر جنگیں لڑنی پڑیں تو تیار ہو گئے بلکہ ہجرت کرنے والے صحابہ جو آپؐ کے ساتھ مدینہ آئے تھے ان کے لئے بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کو اپنے مال میں سے حصّہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کو اپنی بیویوں میں سے حصّہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کو جو مدد جائز طور پر میسر ہو سکتی تھی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو یہ تھے وہ انصار اللہ۔ اور پھر ایمان میں اس قدر ترقی کی کہ اسلام اور ایمان کی خاطر باپ بغیر کسی تردد کے بیٹے کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور بیٹا باپ کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو گیا اور بغیر کسی سوچ کے یہ اعلان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے بیعت کر لی، ایک دفعہ مسلمان ہو گئے، ہمارے ایمان میں ترقی ہو گئی تو اب ہماری سوچ یہ ہو نہیں سکتی کہ ہم اسلام کی خاطر کوئی بھی شخص جو (دین حق) کا دشمن ہے یا آنحضرت ﷺ کا دشمن ہے اس کو برداشت کر سکیں۔

اسلام کی تاریخ میں عبداللہ بن اُبی ابن سلول کا واقعہ آتا ہے۔ قرآنِ کریم نے بھی اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ وہی شخص جس نے آنحضرت ﷺ کو نعوذ باللہ شہر کا ذلیل آدمی کہا تھا۔ صحابہ سخت غصہ میں آگئے اور اس کے بیٹے کو بھی خبر پہنچی تو اس کے بیٹے نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے باپ نے یہ الفاظ کہے ہیں اور آپ کی ہتک کی ہے اور نہایت ذلیل الفاظ استعمال کئے ہیں...... آپؐ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کوئی سزا نہیں دینے والا۔ لیکن جب وہ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے تو اُس نے اپنے باپ کو روک لیا کہ تم اس شہر میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک یہ اعلان نہ کرو کہ میں اس شہر کا ذلیل ترین آدمی ہوں اور آنحضرت ﷺ معزز ترین انسان ہیں۔ یہ الفاظ کہلوائے اور پھر اسے جانے دیا ورنہ یہ اعلان کیا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو انصار بنے اور انصار ہونے کا حق ادا کر دیا۔

یہ ہے ایمان جس کا آج ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ مگر کسی کی گردن اڑانے کے لئے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد تو دین کے نام پر تلوار اٹھانا بند ہو گیا ہے۔ یَضَعُ الْحَرْبَ والی حدیث تو واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن جو جہاد ہے جس کیلئے ہمیں بلایا جا رہا ہے وہ **نفس کا جہاد ہے، اپنی حالتوں کو درست کرنے کا جہاد ہے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا جہاد ہے۔ اپنے اندر اور اپنے خاندان میں قرآنی تعلیم کو لاگو کرنے کا جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو (دعوۃ الی اللہ) کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا نام جہاد ہے۔** یہ وہ کام ہیں جو اس زمانہ میں ہم نے کرنے ہیں اور اس کے لئے انصار اللہ صفِ اوّل کے مجاہدین ہونے چاہئیں کیونکہ انہوں نے نعرہ لگایا ہے۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ۔

آپ نے ایسے نمونے قائم کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے اوپر چلانے کی کوشش کرنی ہے۔......لجنہ کیلئے بھی نمونے قائم کرنے ہیں

40 سال کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ ہم بوڑھے ہوگئے

پس آپ کا نام انصار اللہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ چالیس سال کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ ہم اب بوڑھے ہوگئے ہیں۔اب ہماری ذمہ داریاں ختم ہوگئی ہیں۔نہیں۔ بلکہ آپ کی ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔پہلے تو آپ ایک خادم تھے۔خادم کو ایک حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کرو یا فلاں کام کرو۔اس نے فلاں کام کرنا ہے وہاں چلے جاؤ۔وہی کام کرتا رہے گا۔لیکن آپ لوگ اب اگلی منزل پر قدم رکھ چکے ہیں۔انصار اللہ کہلانے والے ہیں تاکہ ہر معاملہ میں آپ خود آگے بڑھ کر دین کے مددگار بننے والے ہوں۔پس یہ چیز آپ کو بن کے دکھانی ہے۔اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے ہر دم تیار رہنا ہے۔انصار اللہ کے جو (تربیتی) پروگرام ہیں سب سے بڑھ کر مؤثر ہونے چاہئیں۔پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

پھر یہ کہ جب آپ نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہا تو تعاونِ باہمی جو ہے، تعلقات جو ہیں، ان میں آپ کے رویّے اعلیٰ معیار رکھنے والے ہونے چاہئیں۔پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور اس لئے پیدا کی ہیں کہ ان تبدیلیوں کی وجہ سے (دین حق) کی صحیح اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کرسکیں۔جب یہ حالت ہوگی تو پھر ہی آپ انصار اللہ کہلائیں گے اور تبھی آپ سچے مومن کہلائیں گے۔**آپ نے ایسے نمونے قائم کرتے ہوئے......خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے اوپر چلانے کی کوشش** کرنی ہے، وہ آپ کے بچے ہیں۔اطفال کو بھی اوپر چلانے کی کوشش کرنی ہے۔لجنہ کے لئے بھی وہ نمونے قائم کرنے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ عورت سب سے زیادہ اپنے خاوند کی راز دار ہوتی ہے۔اس لئے اس کے سامنے بہترین نمونے پیدا کرو تا کہ اس کی تربیت ہو۔جب اس کی تربیت ہوگی تو آپ کی اولاد کی تربیت ہو گی۔جب آپ کی اولاد کی تربیت ہوگی تو آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی۔اور جب آئندہ نسلوں کی تربیت ہو رہی ہوگی تو ہم آئندہ ایسی قوم کی تربیت کر رہے ہوں گے جس نے ساری دنیا میں (دین حق) کا جھنڈا لہرانا ہے۔یہ تسلسل سے کئے جانے والا کام ہے جس کی ذمہ داری انصار اللہ پر سب سے بڑھ کر ہے۔پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ ذمہ داریاں ہیں جو آپ نے نبھانی ہیں......۔

پس دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے، انصار ہونے کا حق ادا کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہیں اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کے جائزے لیتے رہیں۔اپنی بیوی بچوں کی طرف توجہ دیں۔دنیا کمانا اور دنیا میں آکر دنیا میں غرق ہو جانا تو کام نہیں اور پھر دعویٰ یہ کرنا کہ ہم انصار اللہ ہیں۔پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو اس زمانے میں آپ پر ڈالی گئی ہے اور آپ نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو نبھائیں گے۔

بڑی عمر میں انسان آتا ہے تو انصار میں داخل ہوتا ہے۔اس کی دو صفیں بنائی گئی ہیں، صفِ اوّل اور صفِ دوم۔لیکن بڑی عمر میں جس طرح عمر بڑھتی چلی جاتی ہے انسان کی طبیعت میں نرمی بھی آجاتی ہے اور اس نرمی کی وجہ سے کمزوری آجاتی ہے اور ایسی حالت میں پھر بعض دفعہ اولاد ابتلا بن جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد اس عمر میں ابتلا نہیں بنی چاہئے۔اس طرح دنیا کمانے کی طرف توجہ پیدا ہو

جاتی ہے۔......کام کے لحاظ سے بھی اور عمر کے لحاظ سے بھی انصاراللہ کی عمر ایسی ہے جو بہرحال جس طرف بھی اس کو لے کر جاتی ہے، جوں جوں اس کا تجربہ بڑھتا ہے اس کی آمد بڑھتی ہے اور پھر طبیعت میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔اپنے بچوں کا خیال آتا ہے، پھر مال کمانے کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے اور پھر توجہ صرف مال کی طرف رہ جاتی ہے۔......اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری اولادیں اور تمہارے مال تمہارے لئے ابتلاء نہ بن جائیں...... ۔یہ تمہارے لئے فتنہ ہیں۔ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ (انفال:29)۔پس اس طرف بھی انصار اللہ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ ایسی بھی صورتیں ہو جاتی ہیں کہ جماعتی نظام اولاد کی تربیت کے لئے اگر کوئی ایکشن لیتا ہے تو بعض لوگ اَنا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں کہ جماعت نے غلط کیا ہے۔اپنے بچوں کی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔اس لحاظ سے بھی بہت زیادہ گہرائی میں جا کر جائزے لینے کی ضرورت ہے۔اس زمانے میں اور ان ملکوں میں رہ کر بچوں سے لاڈ کر کے وہ ان کی بھلائی اور بہتری کے سامان نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے ۔پس انصار اللہ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ کہ انصار اللہ کو عبادت کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے جو ایک انتہائی ضروری اور اہم چیز ہے۔اس کے لئے انسان کی پیدائش کی گئی۔انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔تو جو عبادت کا حق ادا نہیں کرتے وہ پھر انصار اللہ کیسے کہلا سکتے ہیں؟ جو مقصد میں نے ابھی حواری ہونے کے اور اس حوالہ سے انصار اللہ بننے کے بتائے ہیں تو کیا ایسے لوگ پھر حواری کہلانے کے مستحق ہیں؟ صحیح اور پکے مومن کہلانے کے مستحق ہیں؟۔ایسے لوگ تو مومن نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ایسے لوگ انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو اس طرف پھیر رہا ہے

پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں بحیثیت انصار اللہ اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے......**آج بھی جماعت احمدیہ دنیا میں پھیل رہی ہے تو کسی انسانی کوشش سے نہیں پھیل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کے ذریعہ سعید روحوں کو اس طرف پھیر رہا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد میں بہت سے ایسے ہیں جو کسی دلیل کے بغیر، کسی علم کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیت کی طرف مائل ہوئے۔ان میں بعض خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے۔پس یہ غلبہ تو انشاء اللہ ہو گا لیکن اگر ہم اس میں شامل ہو جائیں گے تو ثواب سے حصہ لینے والے ہوں گے جو اس کام کے صلہ میں ملے گا۔ ......دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو یا یہ گنجائش نہ رکھو کہ ہم نے دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے بلکہ ہمیشہ دین تمہاری دنیا پر مقدم رہے گا۔پس یہ سوچیں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔**......پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔اپنی اطاعت میں کامل ہونے کی ضرورت ہے۔اخلاق میں اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو ہوا چلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بخود دلوں کو پھیر رہا ہے۔اگر ہماری کوشش سے کسی کا دل پھرتا ہے تو اس کا ثواب ملے گا کیونکہ دعوت الی اللہ بڑا کام ہے جس کے ذریعہ غلبہ ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ تو دلوں کو پھیر رہا ہے۔جن کے دل اللہ تعالیٰ پھیرنا چاہتا ہے، جنہیں ہدایت دینا چاہتا ہے وہ

اطاعت کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ اخلاص کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ خلافت کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ (دعوۃ الی اللہ) کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھا دیں۔

پیغام کے متلاشی ہیں۔ اگر یہ پیغام آپ کے ذریعہ پہنچ جائے تو اس کا ثواب ہے۔

65 سال کے بعد بھی جماعتی خدمات

......انصار اللہ کے مختلف طبقوں کے جو لوگ ہیں وہ ہر ایک اپنے اپنے جائزے لیں۔ **جو سمجھتے ہیں کہ 65 سال کے بعد ہم ریٹائرڈ ہو گئے، کچھ کام نہیں کر سکتے، ان کو اس نیکی سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنے آپ کو جماعتی کاموں میں شامل کریں۔ نیکی کی جو تعلیم دینے والی ہے وہ اپنے گھروں سے شروع کریں** اپنے ماحول سے شروع کریں، اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کریں۔ ان سے تربیتی پہلوؤں اور نیکی کے کاموں کی باتیں کریں۔ نیکیوں کی تلقین کریں۔ جماعت سے تعاون اور اخلاص کا تعلق ہر ایک سے جوڑیں۔ بعض میں بلاوجہ عہدیداروں کے خلاف یا نظامِ جماعت کے خلاف رنجشیں اور کدورتیں پیدا ہو جاتی ہیں، اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہر طبقہ جو ہے اور ہر عمر والا جو ہے وہ اس میں حصہ لے سکتا ہے۔

......آنحضرت ﷺ تو اگر کوئی بسترِ مرگ پر بھی ہوتا تھا تو اس کو بھی پیغام پہنچاتے تھے۔ بڑی حسرت ہوتی تھی کہ کاش یہ اسلام کو قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کر دے اور آنحضرت ﷺ کیلئے اعلان کر دے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں تا کہ اس کی آخرت سنور جائے۔ پس یہ درد ہے جو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کا اسوہ ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ ......پس اطاعت کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ اخلاص کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے نمونے دنیا کو دکھا دیں۔ (دعوۃ الی اللہ) کے نمونے بڑی شان سے دنیا کو دکھا دیں۔ تربیت کے نمونے پہلے سے بڑھ کر اپنے گھروں میں قائم کر دیں۔ دعا اور عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کرنے والے ہوں۔ یہی چیزیں ہیں جو آپ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اور پھر انشاء اللہ آپ بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھیں گے اور نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہہ کر نہ صرف مدد کر رہے ہوں گے بلکہ اُس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے نظر آ رہے ہوں گے۔

......**ایک دن انشاء اللہ احمدیت نے ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے مددگار بننے والوں کی مدد کے ذریعہ ان کا غلبہ یہ بتا رہا ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو ایمان لائے ان کی دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے تو اللہ تعالیٰ ایمانداروں کی، مومنوں کی جب مدد کرتا ہے تو مومن غالب آتے ہیں۔ تو میں بتا رہا تھا کہ اگر ہم ایمان میں خالص رہیں، اپنی حالتوں پر نظر رکھنے والے ہوں تو ہم میں سے ہر ایک، تمام افرادِ جماعت جو ہیں اس مدد کے نظارے دیکھیں گے۔ خدا کرے کہ ہم حقیقت میں اپنے پہ نظر رکھنے والے ہوں۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔** اپنی حالتوں کو بدلنے والے ہوں اور فتح و کامرانی کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور سچے اور حقیقی انصار اللہ بننے والے ہوں اور انشاء اللہ جب ہم یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ اللہ کرے وہ ہمیں جلد دکھائے......"

(خطاب اختتامی اجلاس سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے منعقدہ 26/ اکتوبر 2008ء، بمقام اسلام آباد، یوکے بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 04 تا 10/ مارچ 2011ء)

معیاری اصولِ تحقیق

(مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب، ربوہ)

(قسط دوم)

تیاری کا مرحلہ

تحقیقی و معیاری مضمون یا مقالہ لکھنے کیلئے تیاری کے مراحل بالعموم لکھنے سے زیادہ وقت لے لیتے ہیں ۔ یہ مراحل متعلقہ علم کے لٹریچر کو کھنگالنا اور ماہرین کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا ہیں تا کہ کوئی ایسا عنوان مل سکے جس پر کوئی نیا پہلو سامنے لایا جاسکے۔ یہ معلومات تلاش کرنے ،موضوعِ بحث کا تجزیہ کرنے اور اپنی دلیل یا دلائل کو ترتیب دینے کا مرحلہ ہے۔اچھی حکمت علمی سے مضمون نویسی کا دورانیہ خاطر خواہ حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

مواد کی فراہمی

اس سلسلہ میں کتب خانے، ڈیجیٹل لائبریری یا انٹرنیٹ سے بھرپور مطالعہ کرنا چاہئے۔ بہت سا علمی مواد ایک Click پر دستیاب ہیں۔اسی طرح ریسرچ آرٹیکل۔ ڈیٹا بیسز جو اپ ڈیٹ ہوں نیز فیلڈ رپورٹس، عجائب گھروں اور آرکائیوز میں دستیاب مواد اور اخبارات ورسائل وغیرہ کا بھرپور مطالعہ کریں۔ ہر کتاب یا مقالے یا تحقیقی جریدے وغیرہ میں سے وہ باتیں نوٹ کرلیں جن کی آپ کو مقالہ لکھتے ہوئے ضرورت پڑے گی۔حوالہ جات کے ساتھ کے ساتھ اندراج کے لئے ایک فائل بنالیں یا کمپیوٹر میں محفوظ کرتے جائیں۔ یہ آپ کو تحریر کے وقت بڑا فائدہ دے گی۔متعلقہ دستاویزات کے ٹائٹل اور ٹائٹل کے ساتھ والا صفحہ فوٹو کاپی کراتے جائیں۔مخطوطات اور غیر مطبوعہ مواد کیلئے کتب خانے کا متعلقہ کیٹلاگ دیکھیں۔اگر کیٹلاگ میں سے حوالہ جاتی معلومات نہ ملیں۔تو مخطوطے کے شروع کے دو تین صفحات اور آخری صفحہ سے بالعموم کتاب اور مصنف کا نام اور تاریخ مل جاتی ہے۔لائبریری کا مخطوطہ نمبر ضرور نوٹ کرلیں اور اگر کتاب ہے تو اس کا کیٹلاگ نمبر نوٹ کرلیں۔

حقوقِ اشاعت

اسی مرحلہ پر تصویری مواد یا دیگر ایسے مواد کے حقوق جن کی اشاعت کیلئے مصنف سے اجازت کی ضرورت ہوتی ہے کوشش شروع کردینی چاہئے۔ یہ کاغذ پر اور انٹرنیٹ پر دونوں کیلئے حاصل کرنے پڑتے ہیں۔غیر تجارتی استعمال کیلئے بسا اوقات قیمت ادا کئے بغیر بھی یہ حقوق حاصل کئے جاسکتے ہیں۔کاپی رائٹ کیلئے مختلف ملکوں میں مختلف قوانین رائج ہیں۔اشاعت سے قبل ان قوانین سے واقفیت ضروری ہے تا کہ اخلاقی تقاضے بھی پورے ہوں اور قانونی چارہ جوئی سے بھی بچا جاسکے۔

بنیادی مآخذ

دینی موضوع خواہ دنیوی تحقیق کی بنیاد ہمیشہ بنیادی مآخذ پر ہونی چاہیے۔ کسی تحقیق کے بارے میں اولین دستاویز۔بطور خاص علمِ تاریخ سے تعلق رکھنے والے تحقیقی مضمون میں بنیادی مآخذوں سے بڑی جانکاہی کے ساتھ کسی واقعہ کی جزئیات کو دوبارہ جمع کیا جاتا ہے۔واقعات کا انتخاب،تشریح اور شہادتوں کی ترتیب ایک خاص نکتہ نظر سے ایک واقعے کی منظر کشی کرتی ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ہر مآخذ کا حتمی طور پر درست ہونا ممکن نہیں اور نہ ہی ایسا گمان کرنا درست ہے۔ پھر ایک بنیادی مآخذ تعصب کا شکار بھی ہوسکتا ہے جیسے کسی مخالف کی لکھی ہوئی دستاویز۔اور خوشامدانہ بھی ہوسکتا ہے جیسے کسی درباری مورخ کی تحریر۔اس لئے دیگر معاصر مآخذوں کے ساتھ موازنے سے قبل یا ان کی

عدم موجودگی میں اس کے تجزیئے کے بغیر اسے اپنے استدلال کے حق میں بطور سند لانا درست نہیں۔

> **ایک محقق کو بسا اوقات عربی، عبرانی، لاطینی، یونانی، سریانی و آرامی، پہلوی، فارسی، سوغدین، قدیم ترکی، کلدانی، اوغیرت، اور دیگر قدیم السنہ مثلاً سنسکرت اور پراکرت وغیرہ سے ایک ساتھ تخریج کرنا پڑتی ہے**

ثانوی مآخذ (Secondry Sources)

یعنی وہ تحقیقی مواد جو براہِ راست میسر نہ ہو یا جو خود اول مآخذوں سے استفادہ کرتا ہو۔ نصابی کتب، ڈکشنریاں، انسائیکلوپیڈیاز، موضوعاتی کتب اور عام مضمون وغیرہ بھی اس قسم میں داخل ہیں۔کسی بنیادی مآخذ کے ساتھ شامل تعارف اور تشریحات بھی ثانوی مآخذ کی ہی ذیل میں آتے ہیں۔تاریخ پر تحقیقی مضمون میں ثانوی مآخذوں کے باہمی فروق کو مدنظر رکھ کر ماضی کے واقعات کی تشریح کی جاتی ہے۔موازنہ مذاہب میں بھی ثانوی مآخذوں اور ان میں اٹھائے گئے مباحث کی بڑی اہمیت ہے۔آرکیالوجی میں بھی کسی مسئلے کے تجزیے کیلئے بعض اوقات سینکڑوں ثانوی مآخذ دیکھنے پڑتے ہیں۔تاہم کبھی کسی ثانوی مآخذ کو اپنے تحقیقی مضمون پر حاوی نہ ہونے دیں۔اس کے بیان کا مقصد آپ کی تحقیق کی تائید ہے نہ یہ کہ آپ اس کام کی تائید کریں اور اپنے کام کو پسِ منظر میں جانے دیں۔مآخذ کی تیسری قسم ثلاثوی مآخذ کہلاتی ہے تاہم معیاری تحقیق میں اس کا زیادہ کردار نہیں ہوتا البتہ اس سے اصل مآخذ تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔

مآخذ مستند ہونا

مآخذ کس حد تک مستند ہیں ہر موضوع پر تحقیق نگاری میں یہ بالخصوص ضروری ہے کیونکہ شاہی مورخین کی تواریخ اور گورنمنٹ کی رپورٹیں خوب مبالغہ آمیز ہوتی ہیں جبکہ مخالفین کی تحریرات صرف تاریک رخ ہی دکھاتی ہیں۔لہذا آپ کو اپنے مآخذوں کو ایک دوسرے کے مقابل پر رکھ کر دوبارہ جانچ پڑتال کرنا پڑے گا۔اگر آپ مآخذوں کے باہمی تقابل کی عادت ڈال لیں تو اس سے نہ صرف ان کے مستند یا غیر مستند ہونے کی حقیقت سامنے آجائے گی بلکہ آپ کو کسی بھی واقعہ کہ پوری تصویر یکجا طور پر دیکھنے کی مشق بھی ہوجائے گی۔

مآخذوں میں جھکاؤ (Bias)

بہت مشکل امر ہے کہ کوئی مآخذ سو فیصد جھکاؤ سے پاک ہو۔اس پر نظر رکھنا ضروری ہے۔تاکہ آپ درست نتائج تک پہنچ سکیں متنوع زبانوں کے مآخذوں سے استفادہ، تاریخ، موازنہ مذاہب، اثریات اور قدیم جغرافیہ اور Topography کی ایک ملی جلی تحقیق کے سلسلے میں ایک ہی زبان کے مآخذوں تک ہی محدود نہیں رہا جاسکتا۔ بالعموم اس طرح کے ایک محقق کو عربی، عبرانی، لاطینی، یونانی، سریانی و آرامی، پہلوی، فارسی، سوغدین، قدیم ترکی، کلدانی، اوغیرت، اور دیگر قدیم السنہ مثلاً سنسکرت اور پراکرت وغیرہ سے ایک ساتھ تخریج کرنا پڑتی ہے۔نیز ثانوی مآخذوں کیلئے کم ازکم انگریزی، فرنچ اور جرمن کی اس قدر شدھ بدھ بھی لازمی ہے کہ حوالے کو تلاش کیا جاسکے۔یہ ایک مشکل امر ہے مگر ایک محقق کچھ عرصے میں اس صورتِ حال میں گزار کر اپنا مطلب حاصل کرنا سیکھ سکتا ہے۔

حواشی اور دیباچے کا مطالعہ

تحقیقی کتب ومضامین پڑھتے وقت ان کے حواشی پڑھنے کی عادت ضرور ڈالیں۔اس سے آپ کو اول مآخذ کا سراغ اور تحقیق کے رجحان کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔مقدمہ، دیباچہ، پیش لفظ اور تعارفِ کتاب وغیرہ پڑھنے سے گریز ایک عام علمی کمزوری ہے۔کئی بار ایک شخص ایک کتاب کو پورے اہتمام سے پڑھنے کے باوجود یہ نہیں جان سکتا کہ مصنف کہنا کیا چاہتا ہے اور زیر مطالعہ امور کے بارے میں متضاد رائے قائم کر لیتا ہے۔حالانکہ بسا اوقات لکھا بھی ہوتا ہے کہ کتاب پڑھنے سے پہلے اسے ضرور پڑھیے۔

بنیادی سوال

سب سے بڑا اعتراض نو آموز محققین کے مضامین پر یہ ہوتا ہے کہ ''موضوع بہت وسیع چن لیا گیا ہے''۔ جس موضوع کے بارے میں آپ لکھنے جارہے ہیں اس کے بارے میں اب تک کیا معلوم ہے اور کیا معلوم نہیں؟ کن سوالات کے جواب ابھی تک نہیں مل پائے۔ آپ جو حل پیش کرنے جارہے ہیں اس کا آپ کے قارئین کیلئے جاننا کیوں ضروری ہے؟ یہ سب جاننے کے بعد ہی آپ ایک تحقیقی مقالہ لکھنے بیٹھ سکتے ہیں۔ ایک تحقیقی مضمون کے لئے صرف ایک حل طلب مسئلہ اپنے ذہن میں خوب اجاگر کرلیں۔ یہ ایسا مسئلہ ہو جو متعلقہ علم کے مباحثاتِ علمیہ کی حدود میں ہو اور جس کے بارے میں آپ ایک ایسا حل جانتے ہوں جو آپ کی رائے میں ابھی تک سامنے نہیں آسکا یا اسے خاطر خواہ اہمیت نہیں دی گئی۔ مثال کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل شکل و شباہت کیا تھی؟ ایک اچھا موضوع ہمیشہ ایک اچھا سوال بھی ہونا چاہئے۔ اب اس سوال کا ممکنہ جواب ایک مفروضے یا نظریے پر مبنی ہونا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ آپ کی اصل شکل وہ ہے جو ٹورین میں موجود اس کپڑے پر ہے جس میں آپ کو واقعہ صلیب کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ جب آپ اس طرح سے موضوع، عنوان اور مفروضے کی ایک ترتیب قائم کرلیں تو سمجھ جائیں کہ آپ ریسرچ آرٹیکل لکھنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ مفروضہ آپ کا Working Thesis Statement ہے۔ اسے آپ کسی بھی وقت تبدیل بھی کرسکتے ہیں۔ آرکیالوجی، تاریخ اور موازنہ مذاہب ایسے مضامین ہیں کہ ان میں ایک معین سوال کے تعین کے باوجود نہایت آسانی سے آپ اس بنیادی سوال سے ہٹ سکتے ہیں جس کا تعین آپ نے کیا ہے۔ اس سے ہوگا یہ کہ آپ اپنے قاری کا وقت بھی ضائع کریں گے اور مضمون پر آپ کی گرفت بھی ڈھیلی پڑ جائے گی۔ آپ نے ہر قیمت پر اپنے سوال تک ہی محدود رہنا ہے کیونکہ آپ کے پاس محدود الفاظ ہی کی گنجائش ہے۔

خاکہ وضع کرنا (Outlining)

تحریر سے قبل ایک مفصل آوٹ لائن تشکیل دے دیں اور اسی ترتیب سے مقالہ تحریر کرتے چلے جائیں۔ اسے جس قدر ممکن ہو مفصل ہونا چاہئے۔ آوٹ لائن بنانے کیلئے آپ کو جمع شدہ مواد کو باریک بینی سے پڑھنا پڑے گا۔ اس عمل کو مصنفین ''حقائق ہضم کرنا'' کہتے ہیں۔ اگر اس مرحلے پر آپ نے یہ خدوخال ترتیب دے لئے تو آگے جاکر آپ کا ذہن واضح رہے گا اور آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔ آوٹ لائن تحقیقی مضمون لکھنے کے عمل میں معاونت کرتی ہے۔ آپ کے افکار و خیالات کو ترتیب دینے میں مددگار رہے اور ان میں باہمی ربط بڑھاتی ہے۔ مواد کو منطقی انداز میں پیش کرنے میں آپ کا ساتھ دیتی ہے اور پوری تحریر میں ہم آہنگی کا باعث ہے۔

آپ کے مضمون کا انحصار آپ کے مرتب کردہ خاکے پر ہے۔ ایک اچھا خاکہ آپ کے مضمون کی ترتیب اور ربط کو بڑھاتا ہے۔ خاکہ مواد ترتیب دینے میں مد ہے۔ توجہ اصل بات پر مرکوز رکھتا ہے

آپ کے مضمون کا انحصار آپ کے مرتب کردہ خاکے پر ہے۔ ایک اچھا خاکہ آپ کے مضمون کی ترتیب اور ربط کو بڑھاتا ہے۔ خاکہ آپ کو مواد ترتیب دینے میں مد ہے۔ توجہ اصل بات پر مرکوز رکھتا ہے، ذہن واضح رہتا ہے، جمع شدہ معلومات کے درمیان ایسے باہمی ربط دریافت کرتا ہے جن سے آپ باخبر نہیں تھے۔ اور اس مواد سے آپ کو آگاہ کرتا ہے جو آپ کے تحقیقی مضمون کے مقصدِ تحریر کے مطابق نہیں ہے۔ مضمون میں خلا پر کرنے کیلئے مددگار رہے، وغیرہ وغیرہ۔

جب ٹورین Turin کے کپڑے کے بارے میں ثابت کیا گیا کہ اس پر ایک ایسی تہہ موجود ہے جو بیکٹیریا نے بنائی ہے تو ایک ماہر نے اسے آگاہ کیا کہ وہ اس نتیجے پر برسوں قبل ہی پہنچ گیا تھا۔لیکن سینئر محققین نے اسے کہا کہ وہ اپنی زبان بند رکھے۔

مسٹر Majers نے خاکہ مرتب کرنے کیلئے یہ مراحل بیان کئے ہیں:

1-عنوان کا انتخاب۔متعلقہ نکات کا انتخاب

2-اپنے نکات کی گروہ بندی اور تقسیم۔

3-نکات کو ایک منطقی نظام کے تحت لانا،نکات کو جملوں میں بدلنا

4-طے کرنا کہ کیا بنیادی امور آپ پیش کرنے جا رہے ہیں

5-عناوین لگانا۔ان عناوین کو نفسِ مضمون دینا۔

6-اپنے نکات کو(مربوط عبارت کی شکل میں) پھیلانا۔ ❶

مفروضہ:(Hypothesis)

مفروضہ ایک ایسا نتیجہ ہوتا ہے جسے درست یا غلط ثابت کرنے کیلئے آپ یہ مقالہ لکھ رہے ہیں اور یہ قاری کی دلچسپی آپ کے مقالے میں قائم رکھتا ہے۔مفروضہ ہی آپ کے مقالے کی راہ نمائی کرتا ہے اور جانچ،وضاحت اور امتحان کا محتاج ہوتا ہے۔ایک اچھا موضوع اور ایک دلچسپ مفروضہ کسی بھی ریسرچ آرٹیکل کی جان ہوتے ہیں۔مفروضہ تعارف کے عین شروع میں بیان کیا جاتا ہے۔آپ کا آرٹیکل آپ کے متعلقہ علم میں گہرے درک کا عکاس ہونا چاہیے۔دوسرے محققین کی مفصل تحقیق بیان کرنے کی یہ مناسب جگہ نہیں۔تمام مأخذ خود دیکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔اسی طرح آپ نے خود تمام دلائل اور شہادت کا معیار جانچنا ہے۔اور ایسا قطعاً بے رحمی کے ساتھ کرنا ہوگا۔خواہ آخر میں آپ کو اپنے مفروضے کی تردید ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

علمی اتفاقِ رائے

چوٹی کے ماہرین کی بڑی تعداد جب کسی تحقیق طلب معاملے پر ایک نتیجے پر متفق ہو جائے تو توقع کی جاتی ہے کہ اسے حتمی سمجھا جائے اور اس سے اختلاف نہ کیا جائے۔سوائے اس کے کہ بہت ہی مضبوط دلائل کے ساتھ اس کا رد پیش کیا جائے۔اگرچہ اس طرح کے علمی اتفاقِ رائے کو مسلط کرنے کے کچھ فوائد بھی ہوں گے لیکن نقصانات زیادہ ہیں۔مثلاً کئی نامور محققین کے کام کو کئی دہائیوں تک صرف اس لئے تسلیم نہیں کیا گیا کہ اس دور کے نام نہاد سکہ بند پروفیسروں کی مجموعی رائے اس کے خلاف تھی۔مثلاً Leoncio A. Gazra Valdes نے جب دنیا کے سب سے زیادہ سٹڈی کئے جانے والے Artifact یعنی ٹورین کے کپڑے کے بارے میں یہ ثابت کیا کہ اس پر مخصوص قسم کی ایک ایسی تہہ موجود ہے جو بیکٹیریا نے بنائی ہے تو ایک ماہر نے اسے آگاہ کیا کہ وہ اس نتیجے پر برسوں قبل ہی پہنچ گیا تھا۔لیکن سینئر محققین نے اسے کہا کہ وہ اپنی زبان بند رکھے۔اور ایک غلط نتیجہ علمی اتفاقِ رائے کے نام سے پیش کر دیا گیا۔اسی طرح اس کپڑے کی کاربن ڈیٹنگ کیلئے ایسے دھاگوں کے نمونے لئے گئے جو بعد کے دور میں رفوگری کے وقت شامل کئے گئے تھے۔اور یوں ایک جعلی علمی اتفاقِ رائے بنایا گیا۔

لکھنے کا آغاز کیسے کریں

اگرچہ تحقیق کے میدان سے تحریر کی طرف آنا ایک مشکل کام ہے۔لیکن یہ مشکل کام آپ کو کرنا ہے اور بغیر زیادہ دیر کئے کرنا ہے۔اس کا طریق یہ ہے کہ مرحلہ وار آگے بڑھیں۔آپ نے اپنے مضمون میں جس بات کو مزید قابلِ تحقیق پایا ہے اسے ایک محدود دائرے میں لائیں۔اس محدود دائرے کو پھر ایک نکتہ ارتکاز پر لائیں اور مواد اکٹھا کریں۔پھر اس جمع شدہ مواد کے نوٹس تیار کریں۔ان نوٹس پر فکر کر کے ایک جملے میں اس مسئلے کو لکھ لیں۔اب اس کا حل جو آپ کے پاس ہے اسے مفصل لکھ ڈالیں یہ بہت اہم بات ہے۔پہلی کوشش میں ہی ایک مروجہ ریسرچ

جب بھی ایک مسودہ لکھیں تو اسے فوراً خوشخط لکھوالیں یا ٹائپ کر لیں اور کچھ دنوں کیلئے اسے بھول جائیں۔ چند دنوں بعد اسے دوبارہ پڑھیں اور ایڈٹ کریں۔ اس سے مضمون و تحقیق میں آپ کو کئی نئے نکات اور نئے زاویئے ملیں گے۔

آرٹیکل لکھنے کا نہ سوچیں۔ تفصیل سے لکھیں خواہ سینکڑوں صفحات ہو جائیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اس میں سے اختصار کر کے آپ کتنا شاندار تحقیقی مضمون لکھ سکتے ہیں۔ Charles Sides (1991) کے بقول:

If you try to write and edit at the same time, you will do neither well❷

یعنی اگر آپ بیک وقت لکھنے اور ایڈٹ کرنے کی کوشش کریں گے تو دونوں ہی بہتر نہیں کر پائیں گے۔ بہترین تحقیقی مضامین وہی ہوتے ہیں جن کا مسودہ (Draft) پہلے تیزی سے لکھ لیا جاتا ہے اور معیار و اغلاط وغیرہ بعد میں درست کئے جاتے ہیں۔ آپ ایک سے زیادہ ابتدائی مسودے بھی لکھ سکتے ہیں۔ جب بھی ایک مسودہ لکھیں تو اسے فوراً صاف کر کے لکھیں یا ٹائپ کر لیں۔ اس کے آپ کو کئی فوائد ہوں گے۔ اس کے بعد خود کو ذہنی طور پر اس سے دور کریں اور کچھ دنوں کیلئے اسے بھول جائیں اور چند دنوں کے بعد اسے دوبارہ پڑھیں اور ایڈٹ کریں۔ اس سے آپ کو کئی نئے نکات ملیں گے۔ الجھے ہوئے نظریے، غیر ضروری تبصرے، عبارت کی روانی میں کمی، منطقی جھول، منطقی ترتیب کے فقدان جیسے مسائل پر اس طریق سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ فائنل مسودہ دوست احباب میں بطور لیکچر پیش کیا جاسکتا ہے جس سے کمی بیشی کی نشاندھی ہو سکے گی۔ اس کے مطابق مسودے میں بہتری لائی جاسکتی ہے لیکن یہ رجحان اس قدر بھی نہیں بڑھنا چاہئے کہ احتیاط کے مارے آپ کچھ لکھ ہی نہ سکیں۔ معروف ماہر اثریات اور مصنف Graham Connah کہتے ہیں کہ ”خود تنقیدی بہت اچھی ہے اگر یہ خوب تر کی جستجو میں خود تخریبی نہ بن جائے۔ یعنی Thurstan Shaw کے بقول ”بہتر“ اکثر اچھے کا دشمن ہی ہوتا ہے۔❸“

رائے لینا

اس مرحلے کے بعد یہ مواد پڑھنے کیلئے ایسے احباب کو دیں جو اس بارے میں خوب معلومات رکھتے ہوں۔ یہ ضروری ہے۔ اس لئے کہ ایسے ہی لوگ آپ کو صحیح تبصرہ دے سکتے ہیں اگر آپ نے تاریخ کا آرٹیکل تبصرے کیلئے کسی کیمیا کے ماہر کو دے دیا تو وہ بیچارہ بھلا اس پر کیا رائے دے سکے گا۔ یہ احباب آپ کے مضمون کی منطق، طرزِ استدلال، زبان اور سٹائل پر مشورے دیں گے۔ ان تبصروں کی روشنی میں اپنے مضمون میں تبدیلیاں کریں۔ یہ بھی دیکھ لیں کہ کیا سب حصوں کو برابر اہمیت مل رہی ہے۔ کہیں یہ تو نہیں کہ ایک حصہ آپ کی کافی سے زیادہ توجہ لے جائے اور کوئی دوسرا حصہ تشنہ رہ جائے۔

طوالت مضمون (Length)

آجکل ایک تحقیقی مضمون یا مقالہ کی عام طوالت 3,500 سے 4,000 الفاظ تک ہوتی ہے۔ تاہم پانچ سے دس ہزار الفاظ بھی بعض جرائد قبول کر لیتے ہیں۔ تیس ہزار الفاظ کے مضمون اب شاذ ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ کیونکہ اکیسویں صدی کی تیز رفتاری کی بدولت تحقیق میں بھی اختصار پسندی کو پسند کیا جارہا ہے۔

(جاری ہے)

❶ (Majers,Steps of Outlining 1997: 183)

❷ Charles H. Sides. How to Write and Present Technical Information. Cambridge.1999.P.32

❸ Graham Connah. Writing about Archaeology. Cambridge University Press. 2010. Pp.2-4

رپورٹ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

(زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کیا گیا تھا۔ اور اس موقع پر یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی یاد اور اظہارِ تشکر کے طور پر آئندہ بھی مجلس انصاراللہ پاکستان ہر سال انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات کے مابین ایسے مقابلے مقالہ نویسی منعقد کیا کرے گی اور اسی قدر انعامات بھی دیا کرے گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصاراللہ پاکستان نے سال 2011 میں مقابلہ مقالہ نویسی کا انعقاد کیا جس کے عناوین حسب ذیل تھے:

مابین انصاراللہ پاکستان ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں''

مابین خدام الاحمدیہ پاکستان ''مثالی احمدی خادم''

مابین لجنہ اماءاللہ پاکستان ''اصلاح معاشرہ میں احمدی عورت کا کردار''

مابین اطفال الاحمدیہ پاکستان ''اطاعت وخدمت والدین''

مابین ناصرات الاحمدیہ پاکستان ''احمدی بچی کے اوصاف''

امسال کل 586 مقالات موصول ہوئے جن میں انصاراللہ کے 159، مجلس خدام الاحمدیہ کے 97، لجنہ اماءاللہ کے 23، ناصرات الاحمدیہ کے 17 اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے 290 مقالات شامل تھے۔ ان مقابلہ جات کے نتائج یوں رہے:

مجلس انصاراللہ پاکستان:

اوّل:- مکرم مظفر احمد درانی صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

(سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز+ 25ہزار روپے نقد انعام)

دوم:- مکرم عبدالقدیر قمر صاحب دارالفتوح غربی۔ ربوہ

(سیٹ انوارالعلوم + سند امتیاز +15ہزار روپے نقد انعام)

سوم:- مکرم محمد حسین صاحب کوارٹرز تحریک جدید۔ ربوہ

(سیٹ تفسیر کبیر وحقائق الفرقان + سند امتیاز 10ہزار روپے نقد)

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1 مکرم مبشر محمود صاحب دارالرحمت شرقی۔ ربوہ
2 مکرم مجید احمد بشیر صاحب مسرور بلاک ڈیفنس۔ لاہور
3 مکرم عبدالسلام ارشد صاحب ناصر بلاک ڈیفنس۔ لاہور
4 مکرم کمال دین صاحب سلطانپورہ۔ لاہور
5 مکرم جلال الدین اکبر صاحب دارالحمد۔ فیصل آباد
6 مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ
7 مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب صدر شالی انوار، ربوہ
8 مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب ناصر آباد شرقی، ربوہ
9 مکرم احسان ایز دساہی صاحب، دارالبرکات۔ ربوہ
10 مکرم محمد وحید صاحب گلبرگ۔ لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان:

اوّل:- مکرم عاصم چوہدری صاحب دارالفضل۔ فیصل آباد

(سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز+ 25ہزار روپے نقد انعام)

دوم:- مکرم ناصر احمد طاہر صاحب نصیر آباد سلطان۔ ربوہ

(سیٹ انوارالعلوم + سند امتیاز+ 15ہزار روپے نقد انعام)

سوم:- مکرم میاں عبدالحئی صاحب صدر، راولپنڈی

(سیٹ تفسیر کبیر وحقائق الفرقان + سند امتیاز+10ہزار روپے نقد)

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1 مکرم محمد آصف عدیم صاحب، دارالصدر جنوبی۔ ربوہ
2 مکرم توقیر احمد صاحب، سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
3 مکرم حافظ مظہر احمد صاحب، کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ، ربوہ
4 مکرم مظفر رشید گھمن صاحب، گلشن پارک۔ لاہور
5 مکرم مرزا سفیر احمد صاحب، میانوالی
6 مکرم شیخ مبین احمد صاحب کریم نگر۔ فیصل آباد
7 مکرم طارق محمود منگلا صاحب کوارٹرز انصاراللہ۔ ربوہ
8 مکرم وسیم احمد صاحب مسلم ٹاؤن۔ راولپنڈی

9 مکرم انتصار احمد ملک صاحب ٹیکسلا۔راولپنڈی
10 مکرم محمد نوید صاحب، دارالنور۔فیصل آباد

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان:

اوّل:- عزیزم مدثر احمد مشتاق ابن مکرم مشتاق احمد صاحب چک 524 ضلع شیخوپورہ
(ماڈل مینارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 15 ہزار روپے نقد انعام)

دوم:۔عزیزم حاشر احمد ابن مکرم ناصر احمد قمر صاحب حاصل پور ضلع بہاولپور
(ماڈل مینارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 10 ہزار روپے نقد انعام)

سوم:۔عزیزم تصور شہزاد ابن مکرم منظور احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ
(ماڈل ستارہ احمدیت+ کتب+سند امتیاز+ 5 ہزار روپے نقد انعام)

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1 عزیزم عامر شہزاد بیوت الحمد۔ربوہ
2 عزیزم سید محمد احمد شاہ جڑانوالہ۔فیصل آباد
3 عزیزم عثمان احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن۔لاہور
4 عزیزم نبیل احمد کاشف ماڈل کالونی۔کراچی
5 عزیزم سجیل احمد باب الابواب شرقی۔ربوہ
6 عزیزم کامران احمد ٹینچ بھاٹہ۔راولپنڈی
7 عزیزم مرزا قاصد احمد 16/ML ضلع میانوالی
8 عزیزم فرہاد احمد ڈرگ کالونی۔کراچی
9 عزیزم شرجیل احمد گوہد پور ضلع سیالکوٹ
10 عزیزم فضل ربی احمد چوہدری درگانوالی ضلع سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ پاکستان:

اوّل:- مکرمہ امتہ الرحمٰن پراچہ صاحبہ اسلام آباد جنوبی
(سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز+ 25 ہزار روپے نقد انعام)

دوم: مکرمہ امتہ الناصر رابعہ صاحبہ دارالصدر شرقی الف۔ربوہ
(سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز+ 15 ہزار روپے نقد انعام)

سوم:۔مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ دارالیمن شرقی صادق۔ربوہ
(سیٹ تفسیر کبیر وحقائق الفرقان + سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد)

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1 مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ، بیت العطاء راولپنڈی
2 مکرمہ حرا خان صاحبہ مردان
3 مکرمہ شازیہ وسیم صاحبہ باٹاپور ضلع لاہور
4 مکرمہ ثریا مقبول صاحبہ محمود آباد۔کراچی
5 مکرمہ عطیہ عاطف صاحبہ دارالرحمت غربی۔ربوہ
6 مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ جڑانوالہ۔فیصل آباد
7 مکرمہ راحت بشارت صاحبہ عزیز آباد۔کراچی
8 مکرمہ نایاب گوہر صاحبہ دارالنصر وسطی۔ربوہ
9 مکرمہ عطیہ نصر صاحبہ بشیر آباد۔ربوہ
10 مکرمہ لبنٰی بشارت صاحبہ، ماڈل کالونی کراچی

ناصرات الاحمدیہ پاکستان:

اوّل:- عزیزہ فوزیہ ادریس بنت مکرم محمد ادریس صاحب کوٹ رادھاکشن ضلع قصور
(ماڈل مینارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 15 ہزار روپے نقد انعام)

دوم:۔عزیزہ انعم شہزادی بنت محمد سلیم بوٹا صاحب یمن شرقی صادق ربوہ
(ماڈل مینارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 10 ہزار روپے نقد انعام)

سوم:- عزیزہ عطیۃ الحئی بنت وحید احمد چوہدری صاحب درگانوالی ضلع سیالکوٹ
(ماڈل مینارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 10 ہزار روپے نقد انعام)

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1 عزیزہ ماریہ افضال بنت محمد افضال صاحب فیصل ٹاؤن لاہور
2 عزیزہ عطیۃ الحئی بنت محبوب احمد صاحب عزیز آباد کراچی
3 عزیزہ درعدن بنت مبشر احمد خورشید صاحب واہ کینٹ راولپنڈی
4 عزیزہ عطیہ فردوس بنت بشیر احمد صاحب رحمٰن کالونی۔ربوہ
5 عزیزہ زنیرہ تنویر بنت تنویر احمد صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ
6 عزیزہ بارعہ طاہر بنت طاہر محمود مبشر صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ
7 عزیزہ عدیلہ راشد بنت فضل احمد راشد صاحب گلشن جامی کراچی
8 عزیزہ فاطمہ احسان مجوکہ بنت احسان الحق مجوکہ صاحب اسلام آباد
9 عزیزہ فضیلہ عاشق بنت محمد عاشق صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور
10 عزیزہ عافیہ رحیم بنت محمد رحیم الفضل صاحب علوم شرقی نور ربوہ

اخبارمجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورسز

2 مارچ کو 166 مراد ضلع بہاولنگر نے ضلعی ریفریشر کورس منعقد کیا۔95 فیصد مجالس کی نمائندگی ہوئی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کی اورضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ مجموعی طور پرعہدیداران کی حاضری70 رہی۔ اور جمعہ میں حاضری115 تھی۔

2 مارچ کی شام ضلع بہاولپور میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے ضلعی و علاقائی عہدیداران بہاولپور کے علاوہ مقامی عاملہ کے ساتھ ایک میٹنگ کی جس میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ حاضری بیرونی جماعتوں کے عہدیداران21اورکل عہدیداران70 تھے۔

2 مارچ2012ء کوضلع جھنگ نے لالیاں میں ریفریشر کورس کیا خاکسار قائد عمومی نے شعبہ جات انصاراللہ کے بارہ میں ہدایات دیں۔26عہدیدارن شامل ہوئے۔ جمعہ میں حاضری56 تھی۔

4 مارچ2012ء کوضلع جھنگ کی عاملہ اور زعامت علیاء کا ریفریشر کورس ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے نمائندگی کی۔25عہدیداران شریک ہوئے۔

7 مارچ کونواب شاہ میں علاقہ سکھرونواب شاہ کے عہدیداران کے ساتھ ریفریشر کورس و میٹنگ ہوئی مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تشریف لائے۔ 17 عہدیداران نے شرکت کی۔

8 مارچ کوعلاقہ میر پور خاص کے عہدیداران اور زعماء مجالس میر پور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے مجالس کا جائزہ لے کر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔اس پروگرام میں مجموعی حاضری43 رہی۔ بعد نماز ظہر ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی تعلیمی ایوارڈ کی تقریب میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے ضلع کے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے جبکہ طالبات کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے انعام دیئے۔

9 مارچ کوضلع فیصل آباد کے دوحلقوں کھڑیانوالہ اورگھسیٹ پورہ میں ریفریشر کورسز منعقد ہوئے۔جس میں قائد صاحب اصلاح و ارشاد نے مع اپنے نائب کے شرکت کی۔ دونوں پروگرام میں حاضری48رہی۔

10 مارچ کوگلشن اقبال کراچی بیت الرحیم میں منتظمین اصلاح و ارشاد و تربیت کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ امسال مجموعی طور پر کارکردگی میں کراچی کا ضلع اوّل رہا ہے۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے آئندہ ان شعبوں میں مزید بہتری کی طرف توجہ دلائی۔مجموعی حاضری67 رہی۔

11 مارچ کوضلع کراچی کی عاملہ انصاراللہ کے ساتھ ایک اجلاس بیت الرحمٰن میں منعقد ہوا جن شعبوں میں گزشتہ سال کمی رہی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے ان کی طرف توجہ دلائی۔19 ممبران عاملہ حاضر تھے۔

11 مارچ بیت الرحمٰن میں ضلع کراچی کے زعماء اعلیٰ اور منتظمین کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے کارکردگی کا جائزہ پیش کر کے ضروری تنظیمی امور کی طرف توجہ دلائی۔حاضری58 رہی۔

ضلع گوجرانوالہ کے زیرانتظام 18 مارچ کوزعماء مجالس ،ضلعی عاملہ ،نگران حلقہ ، عاملہ زعماء اعلیٰ ،کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے شرکت کی۔ پروگرام میں119 عہدیداران نے شمولیت کی

6 اپریل: ضلع حافظ آباد کے زعماء مجالس وضلعی عہدیداران کے

ریفریشر کورس میں خاکسار قائد عمومی اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کی۔ حاضری 32 رہی۔

8/اپریل کو ضلع پشاور نے ریفریشر کورس برائے زعماء، عہدیداران ضلع وشہر منعقد کیا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کارکردگی کا جائزہ لے کر شوریٰ میں حضور انور کے پیغام کے ذکر کے علاوہ موجودہ حالات میں حکمت اور دعاؤں سے ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی طرف توجہ دلائی اور احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔مکرم امیر صاحب ضلع نے بھی نصائح کیں۔کل حاضری 26 رہی۔

ضلع اٹک: 8/اپریل کو محترم صدر مجلس انصاراللہ نے ضلع اٹک کے ضلعی عہدیداران اور زعماء سے میٹنگ کی اور ان کے ماہانہ جائزہ کی روشنی میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔حاضری 14 رہی۔

ضلع راولپنڈی: 9/اپریل کو مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے واہ کینٹ، ٹیکسلا، اور راولپنڈی کے عہدیداران و احباب جماعت کے ساتھ میٹنگ میں نماز دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔حاضری 127 رہی۔

ضلع اسلام آباد: 10/اپریل کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے اسلام آباد کے جماعتی پروگرام میں شرکت کی۔ جس میں مرکزی امتحان مطالعہ کتب میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام اور انصار کو امیر صاحب اسلام آباد کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔بعدازاں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔جس میں 47 انصار نے شرکت کی۔کل حاضری 62 رہی۔

ضلع گوجرانوالہ: 13/اپریل کو ضلع گوجرانوالہ نے 4 مقامات پر کلاس داعیان و ریفریشر کورس منعقد کئے۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر، خاکسار، مکرم عبدالقدیر قمر صاحب اور مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب نے شرکت کی۔نماز جمعہ کے بعد پروگرام ہوئے۔حلقہ وار حاضری اس طرح رہی۔

راہوالی: 170 وزیرآباد: **54** ترگڑی **62**۔گرمولاورکاں **76**

ضلع سرگودھا: 14/15/اپریل علاقہ سرگودھا اور زعامت علیاء سرگودھا شہر کے عہدیداران کا مرکز میں ریفریشر کورس ہوا۔14/اپریل کی شام ان عہدیداران کے ساتھ ایک نشست میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر نے پروگرام کا مقصد بیان کیا اور مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے احباب سے تعارف کے بعد عہدیداران کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔15/اپریل صبح تا دوپہر خاکسار قائد عمومی اور دیگر قائدین کرام نے اپنے شعبوں کے بارہ میں ہدایات دیں۔اختتام پر مکرم ملک منور جاوید صاحب نائب صدر نے نصائح کے بعد دعا کروائی۔

ضلع نارووال: 15/اپریل کو نارووال ضلعی عہدیداران اور زعامت علیاء کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا۔مرکز سے مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب نے شرکت کی اور شعبہ جات کے حوالہ سے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔حاضری 64 رہی۔

تربیتی پروگرامز و اجلاسات

زعامت علیاء فضل عمر فیصل آباد کے زیراہتمام 30 مارچ کو جلسہ یوم مصلح موعود کا انتظام کیا گیا۔مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے شرکت کی۔حاضری 34 انصار تھی۔

زعامت علیاء دارالذکر فیصل آباد کے زیراہتمام 08/اپریل کو ایک تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔مرکز سے مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر اور خاکسار قائد عمومی نے شرکت کی اور تربیتی موضوعات پر نصائح فرمائیں۔پروگرام میں کل 47 انصار نے شمولیت کی۔

ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام 30 مارچ کو ایک تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔مرکز سے مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی اور تربیتی موضوع پر تقریر کی۔کل حاضری 64 تھی۔

ضلع فیصل آباد کے زیرانتظام 22 اپریل کو مجلس 596 گ ب صرتح میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مرکز سے مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی اور ہدایات دیں۔حاضری 35 تھی۔

مجلس واہ کینٹ راولپنڈی کے زیرانتظام 31 مارچ کو ایک میٹنگ سیکرٹریان، نائب ناظمین اور منتظمین اصلاح وارشاد کا انعقاد کیا گیا مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔ حاضری 8 انصار تھی۔

میڈیکل کیمپس

ضلع حافظ آباد: ماہ مارچ میں 2 میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی مجموعی طور پر 194 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور: 25 مارچ کو میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی مجموعی طور پر 106 مریضوں نے استفادہ کیا۔ 830 روپے کے اخراجات ہوئے۔

ضلع میانوالی: زیرانتظام مجلس حافظ والا میں ایک فری میڈیکل کیمپ ماہ مارچ میں لگایا۔ جس سے 320 مریضوں نے استفادہ کیا۔ 4800 روپے کے اخراجات ہوئے۔

مجلس فیصل ٹاؤن: 31 مارچ کو ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا۔ کل 20 مریضوں نے استفادہ کیا۔

مجلس بیت الاحد لاہور: 25 مارچ کو میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 40 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

مجلس شالامار ٹاؤن لاہور کے زیرانتظام ماہ مارچ میں 5 میڈیکل کیمپس لگائے گئے مجموعی طور پر 304 مریضوں نے استفادہ کیا او 3140 روپے کی اخراجات ہوئے۔

مجلس دارالنور فیصل آباد: مارچ میں 2 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن سے مجموعی طور پر 85 مریضوں نے استفادہ کیا، نیز فری ڈسپنسری سے 600 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مجموعی اخراجات 9175 روپے۔

علاقہ لاہور کی طرف سے ضلع ساہیوال کے تعاون سے 18 مارچ کو ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 350 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

مجلس رچنا ٹاؤن لاہور: 25 مارچ کو ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ 106 مریضوں نے استفادہ کیا 830 روپے خرچ ہوئے۔

وقار عمل

زعامت علیاء دارالفضل فیصل آباد کے زیرانتظام 04/ مارچ کو ایک وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ 20 انصار نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء فیصل ٹاؤن لاہور کو 25 مارچ کو اجتماعی وقار عمل منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ 24 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس شالامار ٹاؤن لاہور: مارچ کو شالامار باغ کی گراؤنڈ میں وقار عمل کا اہتمام کیا گیا جس میں گراؤنڈ کی مکمل صفائی کی گئی۔ کل 50 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس گلشن جامی کے زیرانتظام 25 مارچ کو ایک وقار عمل کا انتظام کیا گیا جس میں کل 30 انصار نے شمولیت کی۔

ضلع ملتان مجلس گلگشت کالونی میں 11 مارچ کو ایک اجتماعی وقار عمل کا انتظام کیا گی جس میں 16 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کے زیرانتظام 31 مارچ کو ایک وقار عمل بغرض تعمیر دفتر انصاراللہ کیا گیا جس میں بیت الذکر کے صحن سے ریت، سیمنٹ، بجری اور اینٹیں وغیرہ اٹھا کر چھت پر پہنچائی گئیں۔ اس وقار عمل میں 22 انصار نے شمولیت کی۔

ذہانت و صحت جسمانی

ضلع ننکانہ صاحب: 22 اپریل کو ایک پکنک اور میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے شرکت کی اور عمومی ہدایات دیں۔ اس پروگرام میں مکرم امیر صاحب ضلع شیخوپورہ اور مکرم ناظم صاحب علاقہ فیصل آباد بھی شامل ہوئے۔ حاضری 65 رہی۔

مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیرانتظام 30/ مارچ کو ایک پکنک کا پروگرام رکھا گیا دوران پروگرام مقابل بیت بازی بھی کروایا گیا۔ کل 17 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے 18 مارچ کو ایک پکنک پروگرام رکھا گیا جس میں 15 انصار نے شمولیت کی۔

ضلع ساہیوال کے زیرانتظام 10/ مارچ کو ایک سیمینار ڈینگی بخار سے بچاؤ کا اہتمام کیا گیا جس میں 37 انصار نے شرکت کی۔

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

رپورٹ حسن کارکردگی علاقہ، اضلاع وبین المجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران علاقہ جات کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے علاقہ میں سے درج ذیل علاقہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرار پائے ہیں۔

اوّل	نظامت علاقہ فیصل آباد	دوم	نظامت علاقہ گوجرانوالہ	سوم	نظامت علاقہ ڈیرہ غازی خان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

اور مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے اضلاع میں سے درج ذیل اضلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہے ہیں:

اوّل	نظامت ضلع کراچی	دوم	نظامت ضلع لاہور	سوم	نظامت ضلع ننکانہ صاحب
چہارم	نظامت ضلع ساہیوال	پنجم	نظامت ضلع سیالکوٹ	ششم	نظامت ضلع نارووال
ہفتم	نظامت ضلع جھنگ	ہشتم	نظامت ضلع شیخوپورہ	نہم	نظامت ضلع حیدرآباد

دہم نظامت ضلع میرپور آزاد کشمیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

اسی طرح مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2011ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجالس انصاراللہ پاکستان میں سے درج ذیل مجالس اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہی ہیں اور ربوہ علم انعامی کی حقدار ٹھہری ہے۔

اوّل	مجلس انصاراللہ ربوہ (علم انعامی کی حقدار)	دوم	مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد
سوم	مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی	چہارم	مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی
پنجم	مجلس انصاراللہ سلطان پورہ لاہور	ششم	مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور
ہفتم	مجلس انصاراللہ نارووال شہر	ہشتم	مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور
نہم	مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور	دہم	مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے“

مجلس مشاورت 2012ء کے موقع پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی نے ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع اور زعماء مجالس میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات نظامت علاقہ جات، اضلاع اور مجالس کیلئے مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطاء فرماتا رہے۔ آمین۔

ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

روزانہ کی ڈاک میں ہزاروں بیعتوں کی خوشخبریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج بھی ہم خدا تعالیٰ کے یہ نظارے دیکھ رہے ہیں۔ باوجود تمام تر مخالفتوں کے، باوجود بعض مرتدین کی کوششوں کے جن کو دنیاوی لالچ نے دین سے دور کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں روزانہ کی ڈاک میں بلا ناغہ بعض دفعہ درجنوں میں، بعض دفعہ سینکڑوں میں اور کبھی ہزاروں میں بھی بیعتوں کی خوشخبریاں پڑھتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ بیعت فارم آتے ہیں اور بعض ایسے ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے دلوں کی یہ کیفیت کوئی اور پیدا کر ہی نہیں سکتا جوان نومبائعین کے جذبات کی کیفیت ہوتی ہے۔ پھر یورپ اور امریکہ میں بعض لوگ مجھے ملتے ہیں، جب اُن سے پوچھو کہ کس طرح احمدی ہوئے؟ تو بتاتے ہیں کہ اپنے کسی غیر احمدی دوست کے ذریعہ (دین حق) کی طرف توجہ پیدا ہوئی یا ویسے ہی (دین حق) کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور غیر احمدی (۔) سے رابطہ ہوا اور (دین حق) قبول بھی کر لیا لیکن بے یقینی اور بے سکونی کی کیفیت پھر بھی جاری رہی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اتفاق سے احمدیت کا تعارف ہوا تو اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہا کہ اس حقیقی (دین حق) کو قبول کیا جائے اور اس کی آغوش میں آیا جائے تا کہ دل کا سکون حاصل ہو۔ اسی طرح (مومنوں) میں سے ہزاروں لاکھوں جب اپنی نیک فطرت کی وجہ سے حق کی تلاش کرتے ہیں تو حقیقت اُن پر آشکار ہو جاتی ہے، اُن پر کھل جاتی ہے۔ وہ فوراً احمدیت قبول کرتے ہیں اور (مومنوں) میں سے جو احمدیت میں آتے ہیں اور حقیقی (دین حق) کو سمجھتے ہیں اُن کو تو خاص طور پر احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے خاندانوں اور ماحول کی وجہ سے بعض بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بڑی اذیت ناک صورتِ حال سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں اور اس ثابت قدمی کے لئے دعا کے لئے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ یہ ثابت قدمی وہ اس لئے دکھاتے ہیں کہ حقیقت کو پہچاننے کے بعد حقیقت سے دور ہٹ کر کہیں وہ گناہگار نہ بن جائیں۔ اپنے علماء کا حال دیکھ کر اُنہیں نظر آ رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو ہیں یہ قول و فعل کا تضاد رکھتے ہیں۔ اُن کی علمی حالت ایسی نہیں کہ غیر مذاہب کے اعتراضات کا جواب دے سکیں بلکہ دفاع تو ایک طرف رہا بعض دفعہ مداہنت دکھا جاتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ اِن لوگوں سے بحث کی ضرورت نہیں اور یہ غیر (دینی) بات ہے۔''

(خطبہ جمعہ 15 اپریل 2011ء بمقام بیت الفتوح، لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 6 تا 12 مئی 2011ء)

مقابلہ بین المجالس، اضلاع وعلاقہ 2011ء

اوّل

مجلس انصاراللہ ربوہ (علم انعامی کی حقدار)

دوم

مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد

سوم

مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی

اوّل

نظامت ضلع کراچی

دوم

نظامت ضلع لاہور

سوم

نظامت ضلع ننکانہ صاحب

اوّل

نظامت علاقہ فیصل آباد

دوم

نظامت علاقہ گوجرانوالہ

سوم

نظامت علاقہ ڈیرہ غازی خان

Editor:
Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

IHSAN 1391, JUNE 2012

سہ ماہی میٹنگ زعماء و ناظمین اعلیٰ منعقدہ 29/اپریل 2012ء

تقریب انعامات سالانہ مقالہ نویسی (2010-11ء) زیر انتظام مجلس انصاراللہ پاکستان

انصاراللہ (اوّل)

خدام الاحمدیہ (اوّل)

اطفال الاحمدیہ (اوّل)